شرح اردو
القراءة الواضحة
الجزء الأول
مولانا وحید الزماں قاسمی کیرانوی
استاذ اللغة العربیة بدار العلوم دیوبند
کتب خانہ حسینیہ دیوبند
۲۴۷۵۵۴

شرح اردو

القراءة الواضحة

الجزء الاول

تالیف
وحید الزمان الکیرانوی
استاذ اللغة العربیة بدار العلوم دیوبند

ناشر
کتب خانہ حسینیہ دیوبند یوپی

الحمد للہ الذی خلق الانسان وعلمہ البیان والصلوٰۃ والسلام

القراءۃ الواضحۃ کے اسباق میں قواعد کی جو ترتیب ملحوظ رکھی گئی ہے اس کا اجمالی نقشہ ہر جزء کے اخیر میں بطور فہرست دے دیا گیا ہے۔ اس فہرست کی مدد سے اگرچہ تدریس و تمرین میں راہنمائی مل سکتی ہے لیکن مؤلف کا تمرینی نقطۂ نظر اور اسباق کا مقصد پورے طور پر واضح نہیں ہوتا۔ جدید طرز تعلیم سے واقف حضرات کے لئے تو کسی مزید وضاحت کی ضرورت نہیں لیکن ایسے حضرات معلمین کو کتاب کی تدریس و تمرین کا صحیح اور نتیجہ خیز طریقہ متعین کرنے میں دشواری پیش آسکتی ہے جو قدیم طرز طرز تعلیم کے سوا کسی نئے رنگ و ڈھنگ سے پوری واقفیت نہیں رکھتے یا انھیں تعلیمی اور تدریسی تجربہ نہیں ہے اس لئے خود بھی احساس ہوا اور بعض احباب و معلمین نے بھی توجہ دلائی کہ کتاب کے ہر جزء کی ایک دلیل ضرور ہونی چاہیے جو کتاب کی تدریس و تمرین میں مؤلف کے منشا کے مطابق رہنمائی کر سکے اور خود مطالعہ کرنے والے حضرات بھی استفادہ کر سکیں۔

پیش نظر دلیل اسی ضرورت کے تحت لکھی گئی ہے اس میں اپنی معمولی استعداد کے مطابق آٹھ سالہ تدریسی تجربات کی روشنی میں ہر سبق کا مقصد اس کا طریقۂ تمرین اور اس میں استعمال کردہ کلمات کے معانی بتانے کے ساتھ ساتھ اردو سے عربی ترجمہ کے لئے منتخب جملے بھی لکھ دیے گئے ہیں تاکہ معلمین کو ترجمہ و انشاء کے لئے انتخاب عبارت و عنوان کی بھی زیادہ زحمت نہ ہو۔ اصل کتاب یا اس کی دلیل میں جو بھی خامی یا غلطی محسوس ہو اس سے مطلع فرمانے والے حضرات کا تہ دل سے ممنون ہوں گا۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

وحید الزماں کیرانوی
شوال ۱۳۸۹ھ

ضروری ملاحظات

(۱) ہر زبان کو سیکھنے اور جاننے کے لئے اس کے مفردات و مرکبات، قواعد اور طرز تعبیر سے واقفیت کے ساتھ اس کا رسم الخط، تلفظ اور لب و لہجہ جاننا بھی از حد ضروری ہے اس لئے معلمین حضرات کو زبان و ادب کی تعلیم کے آغاز ہی سے ان امور کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے۔

(۲) زبان دانی میں قابل اعتماد اور فصیح اللسان اہل زبان کی تقلید ضروری ہوتی ہے۔ صرف قواعد صرف و نحو پر زبان کی تعمیر نہیں ہوتی۔ ہم اپنے قیاس سے نہ محاورات و تعبیرات ایجاد کر سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی لفظ محض اپنی قواعد دانی کے سہارے کسی خاص مفہوم و معنی کے لئے متعین کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے اہل لسان کی سند کا ہونا ضروری ہے مثلاً چشمہ اور خوردبین کے لئے اگر ہم قیاساً اسم آلہ استعمال کریں تو غلط اور اہل زبان کی اصطلاح کے خلاف ہوگا، وہ بالاتفاق چشمہ کو نظّارۃ اور خوردبین کو مُجْہِر کہتے ہیں، اس لئے اگر ابتداء ہی سے طالب علم کو مفردات و مرکبات کی تشقیق و تدقیق اور نظری فلسفہ کی الجھنوں سے بچا کر ابتدائی مرحلہ میں صرف الفاظ کے صحیح اور برمحل استعمال کی عادت ڈالی جائے تو اس میں زبان کا ملکہ بھی پیدا ہوگا اور بعد کے مرحلہ میں الفاظ کی تحقیق و تدقیق اس کے لئے آسان اور زیادہ سود مند ہوگی اور بتدریج مرحلہ وار تعلیم اس کی استعداد کو پختہ اور راسخ بنائے گی۔ وہ نہ صرف صرف و نحو اور مفردات لغت کا عالم ہوگا بلکہ وہ بحیثیت مجموعی زبان کے تمام گوشوں سے واقف ہونے کے ساتھ اسے ایک زندہ زبان کی حیثیت سے نطق و انشاء میں بھی استعمال کرنے پر پوری طرح قادر ہوگا۔

(۳) تدریس کا زیادہ بہتر طریقہ استنباطی طریقہ ہے کہ معلم صاحب ہر بات کی خود تشریح کرنے کے بجائے طالب علم کو اپنے فکر و ذہن سے کام لینے کا عادی بنائیں۔ جو بات اس کے ذہن نشین کرانی ہو اس کی خود زیادہ وضاحت نہ کی جائے بلکہ ضروری رہنمائی کے ذریعہ اس سے مستنبط کرا لیا جائے۔

(۴) قواعد کو محض رٹانے یا ان کی دور از کار تشریح کے بجائے بقدر ضرورت اور بلحاظ

استعداد سمجھا کر عملی مشق و تطبیق پر زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے، نیز عربی الفاظ کے معنی جیسے اردو میں یاد کرائے جائیں اسی طرح اردو الفاظ کے عربی معنی بھی یاد کرائے جائیں اسی طرح زبان کے دونوں رُخ سامنے رہیں گے اور تکلم و انشار میں سہولت ہوگی۔

(۵) ابتداءً الفاظ مترادفہ کے باہمی فروق کی دقیق لغوی تشریحات سے قطعی اجتناب کرتے ہوئے صرف ان کا محل اور موقع استعمال ذہن نشین کرلیا جائے۔ اس طرح الفاظ کا باہمی فرق خود کتاب ہی سے واضح ہو جائیگا اور جس جگہ واضح نہ ہو وہاں دونوں کے ایک ہی معنی بتائے جائیں۔

(۶) افعال کے ساتھ جہاں جو صلات استعمال ہوں ان کو افعال کا ایسا جزو لازم تصور کرایا جائے کہ جب طالب علم اس فعل کو زبان یا نوک قلم پر لائے تو معاً اس کا صلہ بھی ذہن میں آجائے۔ مثلاً ذھب کے بعد ہمیشہ اِلیٰ آئیگا۔ اردو میں لفظ گیا کا صلہ خواہ پر آئے خواہ میں یا تک یا طرف کہا جائے یا کوئی بھی لفظ نہ بولا جائے جیسے "وہ بازار گیا" تمام صورتوں میں ذھب کے بعد اِلیٰ ہی آئیگا۔ اگرچہ اردو میں ترجمہ حسب موقع مختلف ہوگا۔

عام طور پر عربی مدارس کے طلبہ صلات کے استعمال میں فاحش اغلاط کے مرتکب ہوتے ہیں اور غالباً اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ حروف جارہ جو مخصوص معانی کے لئے وضع کئے گئے ہیں ان میں اور اُن حروف جارہ میں جو افعال کا صلہ بنتے ہیں (یعنی فعل اور مفعول میں رابطہ کا کام دیتے ہیں) کوئی فرق نہیں کرتے جس کی بنا پر وہ افعال کا ترجمہ افعال سے اور حروف کا حروف سے کردیتے ہیں نتیجتاً ترجمہ خلافِ محاورہ اور غلط ہو جاتا ہے! اس لئے دو باتیں خاص طور پر قابل التفات ہیں۔ اول یہ کہ جو حروف جارہ افعال کا صلہ بنتے ہیں ان کے اپنے وضعی معنی ملحوظ نہیں ہوتے ہاں اتفاقاً ایسا ہو جاتا ہے کہ ایک حرف جر صلہ بھی بن رہا ہے اور اپنے معنی موضوع لہٗ بھی دے رہا ہے۔ دوم یہ کہ صلات ہر زبان میں ہوتے ہیں لیکن بوقت ترجمہ فعل کا فعل سے ہی تبادلہ ہوتا ہے۔ صلہ کو صلہ سے نہیں بدلا جاتا۔ مثلاً ہم اردو میں کہتے ہیں "حامد نے خالد سے شکایت کی" یہاں اردو میں شکایت کا صلہ "سے" ہے لیکن عربی میں شکا یشکو کا صلہ اِلیٰ ہے

اس لئے شکیٰ حامدٌ من خالدٍ غلط ہوگا کیونکہ من شکا کا صلہ نہیں ہے، صحیح ترجمہ شکا حامدٌ الیٰ خالدٍ ہوگا۔ اسی طرح اگر اس عربی جملہ کا ترجمہ اردو میں کیا جائے تو "حامد نے شکایت کی خالد کی طرف" کہنا صحیح نہ ہوگا کیونکہ طرف اردو میں شکایت کرنے کا صلہ نہیں ہے۔ ایسے ہی مثلاً "قابو پانے" کا صلہ اردو میں پر آتا ہے لیکن عربی میں اس کا ترجمہ تمکن سے کیا جائے تو علیٰ نہیں لایا جائے گا کیونکہ تمکن کا صلہ مِن ہے اس لئے تمکن من کذا (اس پر قابو پالیا) کہا جائیگا۔

بہت سے حضرات افعال کے صلات کا یاد رکھنا دشوار سمجھتے ہیں یا اس کے لئے کسی قاعدہ کلیہ یا ایسی جامع کتاب کے متلاشی رہتے ہیں جس میں صلاتِ افعال یکجا کردیے گئے ہوں، حالانکہ صلات کا یاد رکھنا نہ دشوار ہے اور نہ اس کے لئے کسی قاعدہ یا کتاب کی ضرورت ہے، اس کی آسان اور صحیح صورت صرف یہ ہے کہ ہم صرف کتب کے مطالعہ کے دوران عبارتوں کا صرف مفہوم سمجھنے یا محض الفاظِ مفردہ کے معانی محفوظ کرلینے پر اکتفا کرنے کے بجائے افعال کے صلات اور مواقع استعمال کو بھی اپنی توجہ کا مرکز بنائیں۔ اس طرح افعال کے ساتھ ساتھ ان کے صلات بھی حافظہ کی گرفت سے باہر نہ ہوں گے اور موقع استعمال بھی محفوظ ہو جائیگا اور یہ طریقہ کار ہر فن کی کتب کے مطالعہ کے لئے ہونا چاہیے۔

(۷) ترجمہ کرتے وقت یہ بات بھی بطور خاص ملحوظ رہنی چاہیے کہ جس زبان میں ترجمہ کیا جاتا ہے اسی زبان کے قواعد و تراکیب کا لحاظ کیا جاتا ہے نہ کہ اس زبان کا جس سے ترجمہ کیا جارہا ہے۔ ہماری غلطی یہ ہوتی ہے کہ عربی سے اردو ترجمہ کے وقت عربی ترکیب اور اردو سے عربی ترجمہ کے وقت اردو ترکیب ملحوظ رکھتے ہیں، نتیجتاً دونوں ترجمے خلاف محاورہ اور غلط ہو جاتے ہیں، اسی خدشہ کے پیش نظر اس دلیل میں عربی جملوں کا اردو ترجمہ بھی لکھدیا گیا ہے اور اردو کے مشقی جملوں کے ساتھ موقع بموقع ضروری نوٹ دے دیئے گئے ہیں تاکہ اردو سے عربی ترجمہ بامحاورہ اور صحیح ہو۔

جزء اول کی ترتیب

یہ حصہ چالیس اسباق اور ان سے متعلقہ مشقوں پر مشتمل ہے۔ روزمرہ کی ضروریات اور گرد و پیش کے احوال ان اسباق کا موضوع ہیں۔ ابتدائی چودہ اسباق میں صرف جملہ اسمیہ کا استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے ذیل میں اسم کی اقسام معرفہ اور نکرہ، مذکر و مؤنث، اسم اشارہ اور اسم ضمیر، مرکبات ناقصہ میں مرکب اضافی اور مرکب توصیفی۔ اشارہ و مشار الیہ۔ جار و مجرور اور مرکب عددی تدریج و ترتیب کے ساتھ مذکور ہوئے ہیں۔ حروف جارہ اور حروف استفہام حسب ضرورت لائے گئے ہیں۔ ہر سبق میں جملہ اسمیہ کی شکل اور نوعیت فہرست میں دیکھی جا سکتی ہے۔

سبق ۱۵ سے جملہ فعلیہ شروع ہوتا ہے، اس میں بھی اجزاء جملہ کی عددی اور نوعی ترتیب و تدریج ملحوظ رکھی گئی ہے۔ افعال کی ترتیب اس طرح ہے کہ پہلے فعل ماضی، مضارع، امر و نہی، از صحیح ثلاثی مجرد (لازم، متعدی) پھر فعل معتل ثلاثی مجرد (مثال واوی۔ اجوف واوی، ناقص واوی پھر مثال یائی۔ ناقص یائی، پھر مضاعف و مہموز) ہر فعل کے صرف پانچ ضروری صیغے اس جزء میں لائے گئے ہیں۔ تثنیہ اور جمع کا استعمال دوسرے حصہ میں کیا گیا ہے۔ افعال معتلہ میں تعلیلات سے کوئی بحث نہیں کی گئی ہے اور نہ وہ کتاب کا مقصود و موضوع ہے۔ ایک فعل معتل کے پانچ صیغوں سے گردان مشق و تمرین کے ساتھ سمجھ کر یاد کر لینے سے کسی قاعدۂ تعلیل کو جانے بغیر بھی دوسرے اسی جیسے افعال کی گردان بسہولت کی جا سکتی ہے۔

دیگر اجزاء جملہ فعلیہ میں فاعل (معرفہ، نکرہ، مرکب اضافی، مرکب توصیفی، اسم ظاہر، اسم ضمیر) مختلف شکلوں میں لایا گیا ہے۔ منصوبات میں مفعول بہ، مفعول فیہ (ظرف زمان و مکان) پر اکتفا کیا گیا ہے۔ ضمیر منصوب متصل (بطور مفعول بہ) اور متعلقات بھی حسب ضرورت ذکر کئے گئے ہیں۔

طریقۂ تدریس القراءۃ الواضحہ

پڑھنے والے اگر کم سن بچے ہوں تو ان کے لئے ایک سبق کے دو حصے کر دیے جائیں۔ ایک دن میں پورا سبق بچہ کے دماغ و حافظہ پر بار ہوگا۔ پہلے ان سے صرف مفردات و مرکبات صحیح تلفظ اور صحیح اعراب کے ساتھ پڑھوائے جائیں پھر مفردات کے معنیٰ بتا کر بار بار وہی معنی اردو سے عربی اور عربی سے اردو میں پوچھے جائیں۔ اس کے بعد مرکبات کا ترجمہ خود بچہ ہی سے کرایا جائے۔ قواعد صرف و نحو یا اصطلاحات کا استعمال کئے بغیر مفردات اور ان سے بنائے ہوئے مرکبات کے ترجمہ کا فرق (جو کا، کی کے اور ہے وغیرہ کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے) مختصر طور پر بتا دیا جائے۔ زیادہ تشریح زیادہ الجھن کا باعث ہوگی اس مقصد کے لئے تختہ سیاہ کا استعمال مفید ہوگا۔ اس پر دو مفرد علیحدہ علیحدہ لکھ کر پڑھوائے جائیں پھر ان دونوں کو یکجا لکھ کر ترجمہ کرایا جائے پھر یہ مرکب مٹا کر دوبارہ مفردات کو علیحدہ علیحدہ لکھ کر پڑھوایا اور ترجمہ کرایا جائے۔ اس طرح کی عملی مشق سے بچے کے ذہن میں مفرد و مرکب کا فرق راسخ ہو جائیگا اس تمرین کے بعد پڑھایا ہوا سبق بچہ سے کاپی پر نقل کرایا جائے اور کچھ روز بعد اسی سبق کا املا بھی شروع کرا دیا جائے۔ اس طرح روز اول ہی سے بچہ کو صحیح لکھنے کی بھی عادت ہوگی اور رفتہ رفتہ عربی رسم الخط کی بھی مشق ہو جائیگی۔ ہر سبق کے نئے الفاظ کے معنی (معنی کی کاپی میں) نوٹ کرا دیے جائیں۔ اگلے روز مفردات و مرکبات کے معنی پوچھنے کے بعد عربی میں (کتاب میں دیے ہوئے نمونہ کے مطابق) مختصر سوالات کئے جائیں، ان کے جوابات میں غلطی ہو تو اس کی تصحیح کر دی جائے پھر اگلا سبق پڑھا دیا جائے۔

پڑھنے والا اگر سمجھدار اور باشعور طبقہ ہو اور صرف و نحو سے قطعاً آشنا نہ ہو تو ایسے افراد کو حسب ضرورت مختصر طور پر قواعد بھی بتا دینا مناسب ہوگا۔ البتہ ابتدائی طور پر اصطلاحات صرف و نحو کا استعمال ایسے افراد کے لئے بھی چنداں ضروری نہیں۔

اس کتاب کے پڑھنے والے درس نظامی یا کسی دیگر عربی درسگاہ کے ایسے طلبہ ہوں جو

قواعد صرف ونحو پڑھ چکے ہوں یا پڑھ رہے ہوں ان کے لئے اصطلاحات صرف ونحو کا استعمال ضروری حد تک کیا جانا مناسب ہوگا۔ لیکن انھیں ان اسباق کو نحوی اور صرفی اشکالات اور الجھی تدقیقات کا موضوع بنانے کی اجازت نہ دی جائے۔ ان کا ذہن غیر ضروری اور غیر متعلق امور سے ہٹا کر الفاظ کے صحیح اور برمحل استعمال، افعال کے صلات و محل استعمال، مرکب اضافی اور مرکب توصیفی اور مذکر و مؤنث کے فرق کی طرف متوجہ کرتے ہوئے انھیں عربی محاورات و تعبیرات کے استعمال کا عادی بنایا جائے۔

"دلیل" کی ترتیب

پیش نظر دلیل میں مضامین کی ترتیب و تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ ہر سبق میں ملحوظ قاعدہ کی نشاندہی۔
۲۔ الفاظ غریبہ کے معنی۔
۳۔ سبق کے عربی جملوں کا اردو ترجمہ۔
۴۔ طریقہ تمرین سے متعلق موقع بموقع وضاحتی نوٹ بعنوان "ملاحظہ"
۵۔ سبق کی تمرینات کا مقصد۔
۶۔ اردو سے عربی ترجمہ کے لئے منتخب جملے (جن کا ترجمہ طلبہ سے زبانی اور تحریری کرایا جائیگا)

پہلا سبق

جملہ اسمیہ، مرکب از اسم اشارہ و مشارالیہ نکرہ

مفردات: ھٰذا: یہ (واحد مذکر قریب کے لئے) ● ھٰذِہٖ: یہ (واحد مؤنث قریب کے لئے) ● ذٰلِکَ، وہ (واحد مذکر بعید کے لئے) ● تِلْکَ، وہ (واحد مؤنث بعید کے لئے) ● کِتَابٌ، ایک کتاب ● قَلَمٌ: ایک قلم ● وَرَقٌ: ایک کاغذ ● دَوَاۃٌ: ایک دواۃ ● کُرَّاسَۃٌ: ایک کاپی ● کُرْسِیٌّ: ایک کرسی ● مَکْتَبٌ: ایک میز ● مِرْسَامٌ: ایک پنسل ● مِنْضَدَۃٌ: ایک تپائی ● سَبُّوْرَۃٌ: ایک تختہ سیاہ۔

ترجمہ: یہ قلم ہے، یہ دوات ہے، یہ تپائی ہے، وہ کاغذ ہے، وہ کاپی ہے، وہ تختہ سیاہ ہے، یہ کرسی ہے، وہ کتاب ہے، یہ میز ہے، وہ پنسل ہے۔

ملاحظہ: ـٌ دو پیش (تنوین) مفرد لفظ پر ہو تو اس کے معنی ایک یا کوئی (علامت نکرہ) اسی لفظ کو دوسرے لفظ کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو اب ایک یا کوئی کے بجائے ترجمہ میں "ہے" کہا جائیگا۔ عورت اور مرد کے ناموں کے علاوہ عربی میں ہر وہ لفظ مؤنث ہے جس کے آخر میں گول "تا" ۃ (تا مربوطہ) ہو اور جو لفظ اس سے خالی ہو وہ مذکر کہلاتا ہے۔ [1]

طریقۂ تمرین: مختلف ایسی چیزیں جن میں سے کچھ کے نام عربی میں مذکر ہوں اور کچھ کے مؤنث سامنے رکھ کر ان کی طرف مذکورہ اسماء اشارات کے ذریعہ اشارہ کرکے مَا کے ذریعہ سوال کیا جائے کہ وہ کیا چیز ہے پھر ان اسماء اشارہ اور مشار الیہ کے ساتھ ھَلْ لگا کر سوال کیا جائے (کیا یہ یا وہ فلاں چیز ہے؟) جواب میں صرف نعم یا لا پر اکتفا نہ کرایا جائے بلکہ اسم اشارہ اور مشار الیہ کا اعادہ کرایا جائے۔

اردو سے عربی ترجمہ: (۱) وہ قلم ہے (۲) وہ دوات ہے (۳) وہ تپائی ہے (۵) یہ کاغذ ہے (٦) یہ کاپی ہے (۷) یہ تختۂ سیاہ ہے (۸) وہ کرسی ہے (۹) یہ کتاب ہے (۱۰) وہ میز ہے (۱۱) یہ پنسل ہے۔

---

[1] اس طرح کی تشریح بچوں اور صرف ونحو نہ جاننے والوں کے لئے کی جا سکتی ہے۔

دوسرا سبق

جملہ اسمیہ: مبتدا مفرد اسم ضمیر خبر مفرد

مفردات: اَنَا: میں (ایک مرد یا ایک عورت) • اَنْتَ: تو یا تم (ایک مذکر مخاطب) • وَلَدٌ: لڑکا • مُدَرِّسٌ: استاذ • رَجُلٌ: مرد، آدمی • صَغِیْرٌ: چھوٹا • کَبِیْرٌ: بڑا • طَوِیْلٌ: لمبا • قَصِیْرٌ: ناٹا، پستہ قد • مَسْرُوْرٌ: خوش • تِلْمِیْذٌ: طالب علم۔

ترجمہ: میں لڑکا ہوں، تو مرد ہے، میں طالب علم ہوں، تم مدرس ہو، میں چھوٹا ہوں، تم بڑے ہو، میں خوش ہوں، تم خوش ہو، یہ ناٹا ہے، وہ لمبا ہے، وہ چھوٹا ہے، یہ بڑا ہے۔

ملاحظہ: (۱) اس سبق میں مَنْ اور کَیْفَ استفہامیہ کا اضافہ ہے مَنْ کے معنی کون (صرف انسان کے لئے) اور کَیْفَ کے معنی کیسا (۲) مَا اور هَلْ کی طرح یہ دونوں لفظ بھی عربی قاعدہ کے مطابق شروع جملہ میں اور اردو قاعدہ کے مطابق اخیر جملہ میں آتے ہیں (مبتدی کو یہ بات ذہن نشین کرا دینی چاہیئے) (۳) خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیا جائے۔ تختہ سیاہ پر اس طرح سے مزید مشق کرا دی جائے۔

عربی میں ترجمہ: یہ کون ہے، وہ کون ہے، یہ مرد ہے، وہ لڑکا ہے، میں خوش ہوں، میں چھوٹا ہوں، تم لمبے ہو، وہ مدرس ہے، وہ پستہ قد ہے، ایک آدمی، یہ ایک آدمی ہے، کوئی لڑکا ایک مدرس، ایک تپائی، ایک کاپی، ایک طالب علم، ایک مرد، ایک لڑکا۔

تیسرا سبق

جملہ اسمیہ: مبتدا معرف باللام، خبر اسم مشتق

مفردات: وَاقِفٌ: کھڑا ہونا • جَالِسٌ: بیٹھا ہوا • مَفْتُوْحٌ: کھلا ہوا • جَدِیْدٌ: نیا • قَدِیْمٌ: پرانا • مُفِیْدٌ: فائدہ مند • جَیِّدٌ: عمدہ، اچھا • رَدِیٌّ: خراب، برا۔

ترجمہ: طالب علم کھڑا ہوا ہے، استاذ بیٹھے ہوئے ہیں[1]، لڑکا چھوٹا ہے، مرد لمبا ہے، طالب علم

---

[1] جمع کا ترجمہ ادباً کیا گیا ہے، اصل ترجمہ استاذ بیٹھا ہوا ہے۔

خوش ہے، بچہ پستہ قد ہے، دروازہ کھلا ہوا ہے، کرسی نئی ہے، میز پرانی ہے، کتاب مفید ہے، قلم عمدہ ہے، کاغذ خراب ہے۔

تِلْمِیْذٌ: ایک یا کوئی طالب علم (عام، غیر متعین) • التلمیذ: طالب علم (خاص، متعین)

ملاحظہ: اس سبق میں نکرہ اور معرفہ (مع الف لام) کی مشق مقصود ہے سبق کے بعض کلمات کو دوبارہ اسی مقصد کے لئے لکھا گیا ہے۔ ہر لفظ کو دو دفعہ لکھ کر دونوں کے فرق کو ترجمہ کے ذریعہ واضح کرانا ہے۔ الف لام کے بغیر ایک یا کوئی کے ساتھ ترجمہ کرایا جائے اور الف لام کے ساتھ وہ لفظاً ترجمہ کیا جائے یا لفظ خاص ٹھہرا دیا جائے۔ یہاں یہ بات بھی ذہن نشین کرا دینی چاہیئے کہ جس لفظ پر الف لام ہوگا اس پر تنوین نہیں آئے گی۔ اسی طرح تنوین کے ساتھ الف لام نہیں لگے گا۔ اسی طرح بتایا جائے کہ جس لفظ پر الف لام ہو اس کے ترجمہ میں "یہ" نہیں کہا جائیگا۔ مثلاً هٰذَا كِتَابٌ کا ترجمہ یہ کتاب ہے (مرکب تام) اور هٰذَا الْكِتَابُ کا ترجمہ یہ کتاب (مرکب ناقص) ہوگا۔

اسم اشارہ اور مشار الیہ سے مرکب تام اور مرکب ناقص اسی طرح بنانے کی خوب مشق کرائی جائے۔

اُردو سے عربی ترجمہ: یہ لڑکا، یہ لڑکا ہے، یہ کتاب، یہ کتاب ہے، یہ دروازہ، یہ دروازہ ہے، یہ قلم ہے، قلم چھوٹا ہے، وہ طالب علم ہے، طالب علم خوش ہے، وہ پنسل ہے، پنسل خراب ہے، میں کھڑا ہوا ہوں، تم بیٹھے ہوئے ہو، تم لمبے ہو، میں ناٹا ہوں، کتاب پرانی ہے، یہ کاغذ ہے، کاغذ نیا ہے، وہ دروازہ ہے، دروازہ خراب ہے۔

چوتھا سبق

جملہ اسمیہ: مبتدا، مذکر، مونث، خبر مذکر و مونث

الفاظ: اَنْتِ: تو (ایک عورت) • هُوَ: وہ (ایک مرد) • هِیَ: وہ (ایک عورت) • بِنْتٌ: لڑکی • اُمٌّ: ماں • اَبٌ: باپ • اَخٌ: بھائی • اُخْتٌ: بہن • قَوِیٌّ: طاقتور، مضبوط • ضَعِیْفٌ: کمزور • سَمِیْنٌ: موٹا • هَزِیْلَةٌ: دبلی • ذَکِیَّةٌ: ہوشیار۔

ترجمہ: تو ایک لڑکی ہے، تو چھوٹی ہے، یہ ماں ہے، یہ بڑی ہے (یہ والدہ ہیں یہ بڑی ہیں)

یہ کھڑکی ہے، کھڑکی کھلی ہوئی ہے، وہ چھوٹی ہے، وہ پردہ ہے، پردہ نیا ہے، وہ خوبصورت ہے۔ گھر چھوٹا ہے، وہ خوبصورت ہے، کمرہ چھوٹا ہے، وہ خوبصورت ہے، باپ بیٹھا ہے۔ ابا ہیں، اماں جا رہی ہیں، بھائی سو رہا ہے، بہن سو رہی ہے، لڑکا حاضر (موجود) ہے، لڑکی غیر حاضر ہے، لڑکا غیر حاضر ہے، لڑکی حاضر ہے، میں طاقتور ہوں، تو کمزور ہے، وہ موٹا ہے، وہ دبلی ہے، تو (عورت) ذہین ہے۔

ملاحظہ: اس سبق میں اسم مؤنث کو مبتدا اور خبر دونوں طرح استعمال کیا گیا ہے۔ مبتدا یعنی جملہ کے پہلے جزء اور خبر یعنی جملہ اسمیہ کے آخری جزء کے درمیان تذکیر و تانیث میں مطابقت کی مشق کرا دی جائے۔ یہ بتا دینا بھی ضروری ہے کہ عربی میں ہر وہ لفظ مؤنث ہوتا ہے جس کے اخیر میں علامت تانیث (ۃ تاء مربوطہ) ہو خواہ اسے اردو میں مذکر استعمال کیا جائے جیسے سبّورۃ (تختۂ سیاہ) اور جو لفظ اس علامت سے خالی ہو وہ عربی میں مذکر ہوتا ہے اگرچہ وہ اردو میں مؤنث ہو جیسے مَكْتَبٌ (میز)۔

دوسری قابل التفات بات اسم اشارہ ذٰلِکَ اور ضمیر غائب هُوَ کے درمیان فرق کو سمجھانا ہے۔ اس کو اس طرح سمجھایا جا سکتا ہے کہ اسم اشارہ ذٰلِکَ ابتداءً کسی غیر متعین شے کی طرف اشارہ کر کے اس کو متعین کرنے کے لئے ہے اور هُوَ کسی متعین اور معلوم اسم کی جگہ استعمال ہوگا مثلاً ہمیں دور ایک عمارت نظر آ رہی ہے مگر یہ متعین نہیں کہ وہ کون سی عمارت ہے کسی نے اشارہ کر کے کہا وہ مکان ہے اب مکان متعین ہو جانے کے بعد پھر اس نے اس کے بارہ میں کچھ بتانا چاہا تو وہ ذٰلِکَ کہنے یا البیت کہنے کے بجائے اس کا قائم مقام لفظ هُوَ بولے گا اسی کا نام ضمیر ہے۔ اسی طرح اگر کسی چیز کی طرف هٰذا (یہ) کہہ کر اشارہ کیا اور پھر دوبارہ اسی چیز کے بارے میں کچھ بتانا چاہا تو بھی هُوَ ہی کہا جائے گا۔ اس لئے هُوَ کا ترجمہ وہ اور یہ دونوں طرح کیا جائے گا۔

اردو سے عربی ترجمہ: یہ کھڑکی ہے، کھڑکی بڑی ہے، وہ کھڑکی، وہ کھڑکی ہے، وہ بند ہے، وہ مکان، وہ مکان ہے، وہ بڑا ہے، یہ کمرہ، یہ کمرہ ہے، یہ کھلا ہوا ہے، لڑکا ذہین ہے، لڑکی ذہین ہے، وہ غیر حاضر ہے، میں سو رہا ہوں، بچہ بیٹھا ہوا ہے، بہن سو رہی ہے بھائی کھڑا ہے۔

پانچواں سبق

جملہ اسمیہ، جار مجرور

مفردات: فِي: میں ● لِ: لئے ● کا، را ● کی، ری ● علیٰ: پر۔

ترجمہ: درسگاہ میں، کمرہ میں، گھر میں، مسجد میں، لڑکے کا (کے لئے)، طالب علم کا (کے لئے) استاد کا (کے لئے)، مرد کا (کے لئے)، کرسی پر، کھڑکی پر، کرسی پر، کھڑکی پر، درسگاہ میں طالب علم ہے، کرسی پر لڑکا ہے، کھڑکی پر پردہ ہے، طالب علم درسگاہ میں ہے، لڑکا کرسی پر ہے، پردہ کھڑکی پر ہے، طالب علم کی کتاب ہے، مدرس کا قلم ہے، مسجد کا دروازہ ہے، کتاب طالب علم کی ہے، قلم مدرس کا ہے، دروازہ مسجد کا ہے۔

ملاحظہ: جار و مجرور کو دو طرح استعمال کیا گیا ہے بطور مبتدا اور بطور خبر (نحوی قاعدہ کی رو سے اگرچہ جار و مجرور ہر دو صورت میں اپنے متعلق کے ساتھ خبر ہی نہیں گے لیکن یہاں خبر کی تقدیم و تاخیر سے بحث نہ کی جائے، دونوں صورتوں کا ترجمہ اور مقصد جدا جدا ہوگا، مثلاً ایک شخص کو درسگاہ معلوم ہے لیکن یہ خبر نہیں کہ اس میں کون ہے تو وہ سوال کرے گا مَنْ فِي الْفَصْلِ؟ درسگاہ میں کون ہے؟ جواب میں کہا جائے گا فِي الْفَصْلِ تِلْمِيْذٌ درسگاہ میں طالب علم ہے۔ اور اگر اسے طالب علم کا ہونا تو معلوم ہے مگر یہ خبر نہیں کہ وہ کہاں ہے تو وہ پوچھے گا اَيْنَ التِّلْمِيْذُ؟ طالب علم کہاں ہے تو جواب میں کہا جائے گا (مثلاً) اَلتِّلْمِيْذُ فِي الْفَصْلِ طالب علم درسگاہ میں ہے کسی اور جگہ نہیں۔ اسی طرح بقیہ مرکبات کو قیاس کیا جائے۔

اردو میں لفظ کا یا را کے بعد ہے آئے تو اس کا ترجمہ عربی میں لام سے کیا جائے گا جیسے حامد کا ہے لِحَامِدٍ، لڑکے کا ہے لِلْوَلَدِ، میرا یا تیرا ہے لِي یا لَكَ۔

سبق کی تمرینات میں خالی جگہیں مناسب الفاظ سے پر کی جائیں۔ آخری تمرین (۴) کے سوالات کے جوابات لئے جائیں اور مزید سوالات اسی طرز پر کیے جائیں۔

اردو سے عربی ترجمہ: کرسی کمرہ میں ہے، درسگاہ میں استاد ہیں، دروازہ پر پردہ ہے، دروازہ درسگاہ کا ہے، کھڑکی کمرہ کی ہے، یہ کتاب بھائی کی ہے، وہ کاپی بہن کی ہے، یہ کاغذ کتاب کا ہے۔

چھٹا سبق

جملہ اسمیہ : مبتدا معرفہ خبر مرکب

مفردات: نَشِيطٌ: چست، مستعد • غَاضِبٌ: ناراض • مَشْغُولٌ: مصروف • جَوْعَان: بھوکا • تَعْبَانُ: تھکا ماندہ، تھکا ہوا • كَسْلَانُ: سست • طَاهِرٌ: پاک • صَالِحٌ: نیک۔

ترجمہ: لڑکا کرسی پر بیٹھا ہوا ہے، وہ خوش ہے، لڑکی چارپائی پر بیٹھی ہوئی ہے، وہ خوش ہے طالب علم درسگاہ میں موجود ہے، وہ چست ہے، طالبہ درسگاہ میں موجود ہے، وہ چست ہے، والد گھر میں کھڑے ہوئے ہیں، وہ ناراض ہیں یا مصروف ہیں، والدہ باورچی خانہ میں کھڑی ہوئی ہیں وہ مصروف ہیں، بھائی گہوارہ میں سو رہا ہے، وہ بھوکا ہے، تھکا ہوا ہے، بہن بستر پر سو رہی ہے، وہ تھکی ہوئی ہے بھوکی ہے، استاد گھر کو لوٹ رہے ہیں، وہ سست ہیں، لڑکی گھر جا رہی ہیں، وہ سست ہے، مرد مسجد جا رہا ہے، وہ پاک ہے، نیک ہے۔

ملاحظہ: اس سبق میں جملہ اسمیہ کو ذرا طویل کر دیا گیا ہے، مبتدا اور خبر میں تذکیر و تانیث کی مطابقت کی مشق اس سبق کا خاص مقصد ہے۔ اسماء مشتقہ کو مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال کرایا جائے کبھی ان کے اخیر میں تاء تانیث لگا کر مبتدا مؤنث کی خبر بنایا جائے اور کبھی تاء کے بغیر مبتدا مذکر کی خبر بنایا جائے۔

اردو سے عربی ترجمہ: کرسی پر کون بیٹھا ہوا ہے؟ کیا وہ خوش ہے، کیا تم کرسی پر بیٹھے ہوئے ہو، کیا تم خوش ہو، لڑکی کہاں بیٹھی ہوئی ہے، کیا وہ خوش ہے، درسگاہ میں کون ہے، کیا درسگاہ میں طالب علم ہے، میں گھر میں کھڑا ہوا ہوں، میں چست ہوں، بہن چارپائی پر بیٹھی ہوئی ہے، وہ تھکی ہوئی ہے بھائی گھر واپس آ رہا ہے، وہ ناراض ہے، استاد درسگاہ میں موجود ہیں، وہ چست ہیں، میں مسجد جا رہا ہوں۔

سابقہ اسباق کی طرح اس سبق کی مشق بطور سوال و جواب بھی کرائی جائے إِلَى أَيْنَ ذَاهِبٌ أَنْتَ "تم کہاں جا رہے ہو" کا یہاں اضافہ کر کے جواب میں ذَاهِبٌ کے بعد إِلَى بولنے کی عادت ڈالی جائے۔

ساتواں سبق

جملہ اسمیہ: مبتدا مرکب از اسم اشارہ و مشار الیہ، خبر مفرد

مفردات: شَجَرٌ: درخت • غُصْنٌ: شاخ • فَاكِهَةٌ: پھل، میوہ • طَرِيٌّ: تر و تازہ • يَابِسٌ: خشک • نَاضِجٌ: پختہ • زَرْقَاءُ: نیلی • سَوْدَاءُ: کالی • مَطْبَخٌ: باورچی خانہ • حَمَّامٌ: غسل خانہ • فَتْحَةٌ: روشندان۔

ترجمہ: یہ درخت ہے، وہ درخت، یہ درخت لمبا ہے، یہ شاخ ہے، یہ شاخ، یہ شاخ تر ہے، وہ شاخ ہے وہ شاخ، وہ شاخ خشک ہے، یہ میوہ ہے، یہ میوہ، یہ میوہ پختہ ہے، وہ تختہ سیاہ ہے، وہ تختہ سیاہ، وہ تختہ سیاہ کالا ہے، وہ پردہ ہے، وہ پردہ، وہ پردہ نیلا ہے۔

تمرین کا ترجمہ: یہ گھر ہے، اس گھر میں کمرہ ہے، باورچی خانہ ہے، غسل خانہ ہے، وہ درسگاہ ہے، اس درسگاہ میں استاذ ہے اور طالب علم ہے، یہ کمرہ ہے، اس کمرہ میں پلنگ ہے، تپائی ہے اور کرسی ہے، وہ کمرہ ہے، اس کمرہ کا دروازہ ہے کھڑکی ہے اور روشندان ہے۔

ملاحظہ: اس سبق میں اسم اشارہ اور مشار الیہ کو مرکب تام اور مرکب ناقص دونوں طرح استعمال کرنے کی مشق مقصود ہے نیز مرکب ناقص کو بھی دو طرح استعمال کیا گیا ہے مبتدا بنا کر اور اس پر حرف جر لگا کر هٰذَا الْبَيْتُ میں هٰذَا کا ترجمہ "یہ" اور اس پر حرف جر لگانے کے بعد اس "اس" ترجمہ ہوگا۔ اسم اشارہ کے استعمال کی تینوں صورتیں هٰذَا بَيْتٌ، هٰذَا الْبَيْتُ، عَلَى هٰذَا الْبَيْتِ خوب ذہن نشین کرا دی جائیں۔ اس کی مزید وضاحت اس طرح کی جا سکتی ہے کہ کسی ایک عمارت کی طرف اشارہ کر کے پوچھا یہ کیا ہے مَا هٰذَا؟ ہم نے کہا یہ گھر ہے هٰذَا بَيْتٌ اب گھر متعین ہو جانے کے بعد اس نے پھر پوچھا یہ گھر کیسا ہے كَيْفَ هٰذَا الْبَيْتُ؟ ہم نے کہا یہ گھر پرانا ہے هٰذَا الْبَيْتُ قَدِيمٌ، پھر اس نے کہا۔ اس گھر میں کیا ہے مَا فِي هٰذَا الْبَيْتِ ہم نے کہا یہ گھر پرانا اسکول ہے فِي هٰذَا الْبَيْتِ مَدْرَسَةٌ

تمرین کے تحت دیے ہوئے سوالات کے طرز پر مزید سوالات کئے جائیں۔

اردو سے عربی ترجمہ: وہ کاپی نئی ہے، یہ کمرہ چھوٹا ہے، وہ تختہ سیاہ، درسگاہ میں ہے، یہ شاخ خشک ہے، وہ شاخ تر و تازہ ہے، یہ کمرہ ہے، یہ کمرہ، اس کمرہ میں طالب علم ہے، یہ پنسل خالد کی ہے وہ قلم استاد کا ہے، یہ دروازہ مسجد کا ہے، وہ کمرہ کھڑکی کی ہے، یہ باورچی خانہ، اس باورچی خانہ میں

اماں ہیں، وہ غسل خانہ، اُس غسل خانہ میں مرد ہے، یہ درسگاہ، اس درسگاہ میں کرسی ہے میز ہے۔

نوٹ: ترجمہ میں اسماء اشارات کی تذکیر و تانیث ملحوظ رہنی چاہیے۔

آٹھواں سبق

جملہ اسمیہ: مبتدا مرکب اضافی، مضاف الیہ ضمیر مجرور، خبر مفرد، علم

مفردات: اِسْمٌ: نام • مِرْأَةٌ: عورت • اِبْنٌ: بیٹا • بِنْتٌ: بیٹی۔

ترجمہ: میں لڑکا ہوں، میرا نام خالد ہے، تو طالب علم ہے، تیرا نام ساجد ہے، میں لڑکی ہوں میرا نام سلمٰی ہے، تو طالبہ ہے، تیرا نام سعاد ہے، وہ مرد ہے، اس کا نام ماجد ہے، وہ عورت ہے اس کا نام زینب ہے، یہ ماجد کا بیٹا ہے، یہ ماجد کی بیٹی ہے، یہ میرے باپ ہیں (ہے)، یہ تیری والدہ ہے (ہیں)، والد کا نام ماجد ہے، والدہ کا نام زینب ہے، بیٹے کا نام خالد ہے، بیٹی کا نام سعاد ہے۔

ملاحظہ: اس سبق میں اسم مضاف اور ضمیر مجرور کا استعمال کیا گیا ہے، اضافت کی اصطلاحی تعریف کرنے کے بجائے اس مرحلہ میں صرف عملی طور پر مضاف اور مضاف الیہ کے استعمال کی مشق کرادینا کافی ہوگا گزشتہ اسباق میں سے مناسب اسماء لے کر ان سے مرکب اضافی بنوالیا جائے، اضافت کی حسب استعداد اور حسب موقع وضاحت کردینے میں حرج بھی نہیں۔ مثلاً ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ جن دو لفظوں کے درمیان کا، کی آئے تو عربی میں کا، کی کے پہلے لفظ کی عربی بنا کر بعد میں اور بعد کے لفظ کی عربی بنا کر پہلے رکھ دینے سے دونوں لفظوں کے درمیان کا، کی، را، ری کے معنی پیدا ہوجائیں گے جیسے مسجد کا دروازہ (بابُ مسجدٍ) پھر دوسرے لفظ کو کسرہ (زیر) دیدیا جائے۔ (مضاف عام اور مضاف الیہ خاص ہوتا ہے۔

اردو سے عربی ترجمہ: تیرا گھر کہاں ہے، کاپی کا کاپی عمدہ ہے، تمھارے والد کمرہ میں ہیں، تمھارا بھائی طاقتور ہے، اس کا بیٹا چھوٹا ہے، اس کی بیٹی بڑی ہے، درسگاہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے، درخت کی شاخ چھوٹی ہے، کھڑکی کا پردہ نیلا ہے، میرا نام ارشد ہے، میرا قلم خوبصورت ہے، باپ کا نام راشد ہے، ماں کا نام سعاد ہے، کھڑکی کا پردہ خوبصورت ہے، تیری بہن سو رہی ہے۔

تمرین ۱: ضمیر مجرور کی طرف مختلف اسماء کو مضاف بنا کر (اسم کی طرح) مع ترجمہ گردان کرائی جائے۔

تمرین ۲ و ۳: ۲ میں مبتدا بننے والے اور ۳ میں خبر بننے والے اسماء ہیں، دونوں سے جملہ اسمیہ بنوائے جائیں۔

نواں سبق

جملہ اسمیہ: مبتدا مرکب اضافی، خبر مرکب اضافی

مفردات: حَدِیْقَةٌ: باغیچہ • زَهْرَةٌ: پھول • بِرْكَةٌ: حوض • سَمَكَةٌ: مچھلی • سُورٌ: چہار دیواری • مُرْتَفِعٌ: بلند • فُلٌّ: چنبیلی • بَنَفْسَجٌ: بنفشہ • اَلْبُسْتَانِیُّ: مالی • نَهْرٌ: نہر۔

ترجمہ: یہ حامد کا باغیچہ ہے، یہ باغیچہ کی چہار دیواری ہے، یہ باغیچہ کا دروازہ ہے، حامد کے باغیچہ میں درخت ہے، گلاب ہے، پھول ہے، حوض ہے، مچھلی ہے، یہ باغیچہ کی نہر ہے، یہ باغیچہ کا مالی ہے، وہ مالی کا لڑکا ہے، یہ گلاب کا درخت ہے، وہ سیب کا درخت ہے، یہ بنفشہ کا پھول ہے، وہ چنبیلی کا پھول ہے، یہ باغیچہ کا حوض ہے، وہ حوض کی مچھلی ہے۔

حامد کا باغیچہ بڑا ہے، باغیچہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے، باغیچہ کا مالی چست ہے، مالی کا لڑکا چھوٹا ہے، باغیچہ کی چہار دیواری اونچی ہے، گلاب کا درخت چھوٹا ہے، بنفشہ کا پھول خوبصورت ہے چنبیلی کا پھول خوبصورت ہے، باغیچہ کا حوض بڑا ہے۔

ملاحظہ: ایسے جملے زبانی اور تحریری بکثرت بنوائے جائیں جن میں مبتدا مرکب اضافی ہو یا وہ مفرد اور خبر مرکب اضافی، یا دونوں مرکب اضافی ہوں۔

اردو سے عربی ترجمہ: حامد ساجد کا باپ ہے، سلمٰی ساجد کی بہن ہے، میز پر طالب علم کی کتاب ہے، تپائی پر میری کاپی ہے، میرا قلم ساجد کی جیب میں ہے، تیری کاپی ارشد کی میز پر ہے درخت کا پھل پکا ہوا ہے، کتاب کا کور نیا ہے، کاپی پر کتاب کا نام ہے، ارشد کے والد میرے بھائی ہیں، بستر پر سلمٰی کا بچہ ہے، پلنگ پر ساجد کا بستر ہے، قرآن اللہ کی کتاب ہے، ساجد کی کاپی میرے پاس ہے۔

دسواں سبق

جملہ اسمیہ: مبتدا اور خبر مرکب اضافی (ظرف مضاف)

مفردات: أَمَامَ: سامنے • وَرَاءَ: پیچھے • خَلْفَ: پیچھے • بِجِوَارِ: برابر میں • سَلَّةُ الْمُهْمَلَاتِ: ردی کی ٹوکری

تَحْتَ: نیچے • قَلَمُ الرَّصَاصِ: پنسل • قَلَمُ الْحِبْرِ: فونٹن پن • فوق: اوپر • جیب: پاکٹ

ترجمہ: خالد تو کہاں ہے، میں دروازہ کے سامنے ہوں، سعاد تو کہاں ہے؟ میں پردہ کے پیچھے ہوں، باغیچہ کہاں ہے؟ باغیچہ گھر کے پیچھے ہے، ماجد کی میز کہاں ہے؟ ماجد کی میز پلنگ کے برابر ہے ردی کی ٹوکری کہاں ہے؟ ردی کی ٹوکری میز کے نیچے ہے، پنسل کہاں ہے؟ پنسل میز کے اوپر ہے، فونٹن پن کہاں ہے؟ فونٹن پن میز کے اوپر ہے، پنسل کہاں ہے؟ پنسل حامد کی جیب میں ہے۔

تمرین: اس تمرین میں پڑھے ہوئے مرکبات سے ایک مربوط عبارت بنا دی گئی ہے، اس کا اردو میں ترجمہ بھی کرایا جائے اور اسی نہج پر مختلف پڑھے ہوئے جملوں کو ملا کر چھوٹے چھوٹے مضمون بنوائے جائیں۔

ملاحظہ: (۱) أَمَامَ وغیرہ کے بارہ میں بتایا جائے کہ ان پر فتحہ (زبر) ہی پڑھا جائے گا لیکن اگر ان کو یْ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو کسرہ (زیر) پڑھا جائیگا (۲) ظروف کی مشق بطور محادثہ بھی کرائی جائے۔

اردو سے عربی ترجمہ: میرا مکان مسجد کے پیچھے ہے، خالد کا مدرسہ مسجد کے سامنے ہے، تمھارا کمرہ درخت کے برابر ہے، میز کے اوپر خالد کی کاپی ہے، گلاب کا درخت حوض کے برابر ہے، درخت کے نیچے مالی کا لڑکا ہے، فونٹن پن نیا اور عمدہ ہے، وہ طالب علم کی جیب میں ہے، ردی کی ٹوکری تمھاری میز کے نیچے ہے، نہر باغیچہ کے سامنے ہے، تم میرے سامنے ہو، میں تمھارے سامنے ہوں۔

گیارہواں سبق

جملہ اسمیہ: مرکب توصیفی مبتدا و خبر، عند مضاف بطور مبتدا و خبر

مفردات: عِنْدَ: پاس • فِنْجَان: پیالی، کپ • كُوبٌ: پیالہ • عَصِيْرٌ: رس • لَبَنٌ: دودھ • قلیل: کم، تھوڑا • كَثِيْرٌ: زیادہ • الشای: چائے • الماء: پانی • البارد: ٹھنڈا۔

ترجمہ: میرے پاس ایک چھوٹی پیالی ہے، تیرے (تمھارے) پاس ایک بڑا پیالہ ہے، میرے پاس تھوڑا رس ہے، تیرے پاس زیادہ (بہت سا) دودھ ہے، اس کے پاس گرم چائے ہے، اس (عورت) کے پاس ٹھنڈا پانی ہے۔

چھوٹی پیالی، بڑا پیالہ، تھوڑا رس، بہت سا دودھ، گرم چائے، ٹھنڈا پانی

ملاحظہ: اس سبق میں مرکب اضافی اور مرکب توصیفی دونوں کا استعمال کیا گیا ہے، مرکب اضافی میں عِنْدَ کی ضمیر مجرور کی طرف اضافت ہے، یہاں بھی یہ بتا دینا چاہیے کہ عند کو جب یْ کے ساتھ لائیں گے تو دال پر کسرہ ورنہ ہمیشہ فتحہ پڑھا جائے گا نیز عند کو شروع جملے اور آخر جملہ میں لانے سے دو الگ الگ معنی ہوں گے، اگر کہا جائے عِنْدَهُ كِتَابٌ تو مطلب یہ ہے کہ سائل کو یہ تو اجمالاً معلوم تھا کہ کچھ اس کے ہے مگر تعین نہ تھا یا صرف کوئی شخص اس کو معلوم ہے اور وہ پوچھنا چاہتا ہے کہ کیا اس کے پاس کچھ ہے؟ تو اب مَاذَا عِنْدَهُ؟ (اس کے پاس کیا ہے) اور هَلْ عِنْدَهُ شَيْءٌ (کیا اس کے پاس کچھ ہے) کے جواب میں کہا جائے گا عِنْدَهُ كِتَابٌ (عِنْدَ مقدم محل مبتدا میں) اور اگر اسے کسی چیز کی موجودگی کا علم ہے مگر یہ جاننا چاہتا ہے کہ وہ کس کے پاس ہے، پوچھتا ہے أَيْنَ الْكِتَاب یا هَلِ الْكِتَابُ عِنْدَكَ؟ تو جواب ہوگا الْكِتَابُ عِنْدِيْ أَوْ عِنْدَ حَامِدٍ (عِنْدَ مؤخر خبر، کتاب مبتدا) دونوں ترکیبوں کی نحوی تشریح کے بجائے صرف عملی مشق کرا دینا اور عملاً فرق کو واضح کر دینا مبتدی کے لئے کافی ہے۔

مرکب توصیفی کو نکرہ اور معرفہ دونوں طرح لایا گیا ہے، نکرہ ہونے کی صورت میں مبتدا کی خبر اور معرفہ ہونے کی صورت میں مبتدا بنایا گیا ہے، یہاں موصوف اور صفت میں مطابقت کی طرف خاص طور پر طالب علم کو متوجہ کرنا چاہیے کہ یا دونوں پر الف لام لگے گا یا کسی پر نہیں، ایسے ہی اعراب بھی دونوں کا ایک ہوگا۔ (مرکب اضافی کے برعکس کہ اس میں مضاف نکرہ اور مضاف الیہ عموماً معرفہ ہوتا ہے، اور اس پر کسرہ ہوتا ہے، نیز معنوی طور پر مضاف و مضاف الیہ میں مغایرت ہوتی ہے یعنی وہ دونوں دو الگ الگ چیزیں ہوتی ہیں اور موصوف و صفت میں اتحاد ہوتا ہے یعنی صفت کوئی الگ اور مستقل شے نہیں ہوتی بلکہ وہ ذاتِ موصوف ہی کی کیفیت یا حالت کا نام ہے)

اردو سے عربی ترجمہ: وہ لمبا درخت ہے، خالد کے پاس عمدہ قلم ہے، عمدہ قلم خالد کا ہے، باغیچہ کے سامنے چھوٹی نہر ہے، وہ خوبصورت گلاب ہے، اس پیالہ میں ٹھنڈا پانی ہے، ٹھنڈا پانی حوض میں ہے، گرم چائے پیالی میں ہے، یہ پیالی چائے کی ہے، پیالہ میں ٹھنڈا رس ہے، میرے پاس بہت [illegible]، گرم دودھ عمدہ ہے، یہ پستہ قد لڑکا ہے، وہ چست لڑکا ہے۔

بارہواں سبق

مفردات: نَظِيفٌ: صاف ستھرا • شَفِيقٌ: مہربان • يَدٌ: ہاتھ • بِيَدِهِ: ہاتھ میں • أَيْضًا: بھی • مِحْفَظَةٌ: بستہ، کتابوں کا تھیلا • بَرَّايَةٌ: قلم تراش • مِمْحَاةٌ: ربر • صَقِيلٌ: چمکدار، پالش کیا ہوا۔

ملاحظہ: گزشتہ اسباق کی روشنی میں یہ محادثہ چند جدید الفاظ کے اضافہ کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے کوئی نیا قاعدہ بیان کرنا مقصود نہیں، اسی نہج پر مزید محادثے گزشتہ اسباق کی مدد سے بنوا کر انشاء کی عادت ڈالی جائے اور زیادہ سے زیادہ مشق کرائی جائے۔

تیرہواں سبق

مفردات: فِنَاءٌ: صحن • وَاسِعٌ: کشادہ • سَقْفٌ: چھت • مُرْتَفِعٌ: بلند • مِئْذَنَةٌ: مینار • عَالِيَةٌ: بلند، اونچی • قُبَّةٌ: گنبد • لَوْنٌ: رنگ • أَحْمَرُ: سرخ • أَصْفَرُ: زرد • أَزْرَقُ: نیلا • عَمُودُ كَهْرَبَاءَ: بجلی کا کھمبا • مِفْتَاحٌ: چابی • مُقْفَلٌ: بند، تالا لگا ہوا • سَاعَةٌ دَقَّاقَةٌ: دیواری گھڑی کلاک، گھنٹہ • سَجَّادَةٌ: جانماز • فَاخِرَةٌ: شاندار، نفیس • مِصْبَاحُ كَهْرَبَاءَ: بجلی کا بلب یا لیمپ • مَتِينٌ: مضبوط • مِرْوَحَةٌ: پنکھا • مِرْوَحَةُ سَقْفٍ: چھت کا پنکھا • حَدِيقَةٌ: باغ۔

ترجمہ: یہ مسجد کلاں ہے، اس کا دروازہ بڑا ہے، اس کا صحن کشادہ ہے، اس کی چھت اونچی ہے، اس کا مینار بلند ہے، اس کا گنبد خوبصورت ہے، مسجد میں حوض ہے، حوض میں مچھلی ہے، اس کا رنگ لال ہے، زرد ہے اور نیلا ہے، صحن میں گلاب کا درخت ہے اور بجلی کا کھمبا ہے، درخت کے قریب ایک چھوٹا کمرہ ہے، چھوٹا کمرہ مؤذن کا ہے، دروازہ کے برابر (قریب) ایک بڑا کمرہ ہے، وہ بڑا کمرہ مسجد کے امام کا ہے، چھوٹے کمرہ کی چابی مؤذن کے پاس ہے اور بڑے کمرہ کی چابی امام کے پاس ہے، امام کے کمرہ کا ایک دروازہ اور ایک کھڑکی ہے، دروازہ بند ہے اور کھڑکی کھلی ہوئی ہے، کھڑکی پر خوبصورت پردہ ہے۔ مسجد میں ایک گھنٹہ ہے، نفیس جانماز ہے، بجلی کا بلب ہے، مضبوط ممبر ہے، اور چھت کا پنکھا ہے، مسجد کے سامنے ایک باغ ہے، اس کا ایک چپت مالی ہے۔

ملاحظہ: اس سبق میں بھی سابقہ تراکیب کا اعادہ ہے، طالب علم سے پہلے مفردات کے معنی

پوچھے جائیں پھر اس سے مرکبات کا اردو میں ترجمہ کرانے کے بعد حسب ذیل اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ کرایا جائے اور اس طرح متعدد مشقیں کرادی جائیں۔

اردو سے عربی ترجمہ: میرا مدرسہ مسجد کے سامنے ہے، مدرسہ کا ایک باغیچہ ہے، وہ کشادہ اور خوبصورت ہے، مدرسہ کا ایک بڑا دروازہ اور ایک چھوٹا دروازہ ہے، دروازہ کے پاس ایک طاقتور آدمی ہے، اس کا نام امجد ہے، وہ کرسی پر بیٹھا ہوا ہے، اس کے ہاتھ میں مدرسہ کی چابی ہے، امجد کے برابر ایک چست آدمی کھڑا ہوا ہے، وہ باغیچہ کا مالی ہے، وہ خوبصورت درسگاہ میرے مدرسہ کی ہے، میں اس درسگاہ میں جا رہا ہوں، اس کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اس کی کھڑکی بند ہے درسگاہ کی چھت میں بجلی کا پنکھا ہے اور بلب ہے، اس درسگاہ میں استاد اور طالب علم ہیں، استاد کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے برابر بڑا تختہ سیاہ ہے اور ان کے سامنے میز ہے، اس میز پر ایک عمدہ قلم تراش اور بڑی ربر ہے، استاد مشغول ہیں، طالب علم مصروف ہے۔

چودہواں سبق

مفردات: ضَيِّقٌ: تنگ، چھوٹا • قَذِرٌ: گندا • مَحْمُودٌ: پسندیدہ، قابل تعریف • خُلُقٌ: عادت اخلاق • مُجْتَهِدٌ: محنتی • مُهْمِلٌ: لاپرواہ • مَحْبُوبٌ: پیارا، پسندیدہ • مَذْمُومٌ: برا، قابل مذمت (ناپسندیدہ) • فَلَّاحٌ: کسان • رَابِحٌ: کامیاب، نفع والا • خَاسِرٌ: ناکام، گھاٹے والا • غَالِيَةٌ: گراں، قیمتی، مہنگی • رَخِيصَةٌ: سستی۔

ترجمہ: یہ کشادہ گھر ہے، کشادہ گھر صاف ہے، وہ تنگ مکان ہے، تنگ مکان گندہ ہے، کشادہ گھر کا بڑا دروازہ ہے، بڑا دروازہ کشادہ گھر کا ہے، چھوٹے گھر کا چھوٹا دروازہ ہے، چھوٹا دروازہ تنگ مکان کا ہے، محمود نیک آدمی ہے، نیک آدمی محمود ہے، نیک آدمی کی عادت اچھی ہے، اچھی عادت نیک آدمی کی ہے، یہ محنتی لڑکا ہے، وہ لاپرواہ طالب علم ہے، محنتی طالب علم پسندیدہ ہے، لاپرواہ طالب علم ناپسندیدہ ہے، خالد مستعد کاشتکار ہے، حامد کاہل کاشتکار ہے، مستعد کاشتکار کامیاب آدمی ہے، سست کاشتکار گھاٹے والا آدمی ہے، یہ گھڑی نئی ہے، وہ گھڑی پرانی ہے،

نئی گھڑی گراں ہے، پرانی گھڑی سستی ہے۔

ملاحظہ: اس سبق میں مرکب توصیفی کی مشق مقصود ہے۔ مثال کی صورتیں ہیں موصوف وصفت دونوں معرف باللام ہیں اور نکرہ ہونے کی صورت میں مجرد عن اللام ہیں۔ یہاں تنکیر و تعریف کی مطابقت کے علاوہ تذکیر و تانیث میں بھی مطابقت بتائی گئی ہے۔

تمرین: اس تمرین میں نقطوں کے بعد قوسین میں عمداً غیر موزوں لفظ لکھا گیا ہے تاکہ طالب علم کے ذہن پر زور دے کر اس سے مناسب لفظ کا انتخاب کر کے خالی جگہ پر کرائی جائے۔

تمرین: اس عبارت کو سابقہ مشقوں کی مدد سے صحیح اعراب کے ساتھ پڑھوایا اور لکھوایا جائے۔

پندرہواں سبق

جملہ فعلیہ: فاعل اسم ظاہر و ضمیر مرفوع متصل فعل ماضی لازم صحیح مجرد

مفردات: ذَهَبَ: گیا • ذَهَبَتْ: گئی • جَلَسَ: بیٹھا • اَلْبِسَاطُ: فرش • جَلَسَتْ: بیٹھی • فِرَاشٌ: بستر • نَظَرَ: دیکھا • فَرِحَ: خوش ہوا • خَرَجَ: نکلا۔

ترجمہ: طالب علم گیا، طالب علم مدرسہ گیا، لڑکی گھر گئی۔ لڑکا بیٹھا، لڑکی (دری پر) بیٹھا، باغبان نے دیکھا، باغبان نے (پھول یا پھول کی طرف) دیکھا، مالی (پھول سے) خوش ہوا، حامد باغیچہ سے نکلا، ساجد (درسگاہ سے) نکلا، باہر آیا۔

ملاحظہ: (۱) اس سبق سے جملہ فعلیہ کا آغاز ہوا ہے یا بالفاظ دیگر فعل کا استعمال شروع ہوا ہے ابتداءً مبتدی کی سہولت کے لئے فعل پر فاعل کو مقدم کیا ہے تاکہ اردو ترکیب کے مطابق ہو جائے، اردو میں جملہ فعلیہ کی ترکیب اس طرح ہوتی ہے کہ پہلے فاعل کو پھر زمان و مکان، پھر متعلقات اور بالکل آخر میں فعل جیسے حامد کل بس سے دیوبند گیا، لیکن عربی میں پہلے فعل پھر فاعل پھر متعلقات، اس لئے عربی جملہ کا ترجمہ اردو میں کرایا جائے تو اردو کی ترکیب اور ترتیب ملحوظ ہو اور اردو سے عربی میں ترجمہ کرایا جائے تو عربی ترکیب و ترتیب کے مطابق ہونا چاہئے، ورنہ ترجمہ تحت اللفظ اور خلاف محاورہ ہوگا۔

(۲) چھوٹے بچوں کو پہلے صرف فعل و فاعل سے مرکب (دو لفظی) جملہ یاد کرایا جائے، پھر دوسری مد

جار و مجرور کے ساتھ اس کی مشق کرائی جائے۔ (۳) بیانات خاص طور سے ذہن نشین کرائی جائیں کہ ذَهَبَ کے بعد جس جگہ جانا ہوگا اس پر إِلَىٰ لگایا جائے گا۔ اسی طرح نَظَرَ کے بعد اس چیز پر إِلَىٰ لگایا جائے گا جس کو دیکھا جائے اور فَرِحَ کے بعد اس چیز پر بِ لگائیں گے جس سے خوشی حاصل ہو۔ (۴) سبق کی پشت پر دیئے ہوئے نقشہ کے مطابق ہر فعل کے پانچ صیغے جملوں کی صورت میں یاد کرتے جائیں۔ نیز فعل کی گردان ضمیر بھی، مثلاً هُوَ ذَهَبَ إِلَى الْبَيْتِ وہ گھر گیا کی طرح پانچوں صیغوں سے جملے بنوا کر ترجمہ یاد کرائے جائیں نیز جار کے مجرور کو بھی بدلتے رہنا چاہئے۔

تمرین: علامات فاعل (ضمیر مرفوع متصل) تْ (ایک غائب عورت یا واحد مؤنث غائب) تَ تو ایک مرد حاضر (واحد مذکر حاضر) تِ تو ایک عورت حاضر (واحد مؤنث حاضر) تُ میں ایک (یا عورت) بولنے والا (واحد متکلم مذکر و مؤنث) قواعد صرف سے ناواقف طلبہ کے لئے یہ تمرین مخصوص ہے ان سے ہر فعل کی پہلی شکل (صیغہ واحد مذکر غائب) کے آخر میں مذکورہ ضمائر لگوا کر مختلف صیغے بنوائے جائیں۔ درس نظامی کے طلبہ صرف و نحو سے واقفیت کے باوجود صیغہ اور ضمیر مرفوع منفصل کی مطابقت میں غلطی کرتے ہیں اس لئے ان سے بھی افعال کی گردان مع ضمائر منفصلہ اور مکمل جملہ کی صورت میں مع اردو ترجمہ کرائی جائے۔ تمرین ۲ و ۳ میں خالی جگہیں مناسب کلمات سے پر کی جائیں۔

اردو سے عربی ترجمہ: میں فرش پر بیٹھا، خالدہ کمرہ میں گئی، تو نے پھول دیکھا، وہ باورچی خانہ سے نکلی، طالب علم استاذ کے سامنے بیٹھا، طالبہ کرسی پر بیٹھی، بچہ پھول سے خوش ہوا، راشد مسجد گیا، کیا تم مسجد گئے؟ تمہارے پاس کون بیٹھا؟ استاذ درسگاہ میں بیٹھے، کیا تو باورچی خانہ سے باہر آئی؟ کیا تو مچھلی سے خوش ہوئی؟۔

نوٹ: بذریعہ سوال و جواب بھی خوب مشق کرائی جائے اور مزید اردو جملے بنا کر ترجمہ کرایا جائے۔

سولہواں سبق

جملہ فعلیہ: فعل مضارع لازم از صحیح مجرد ثلاثی، جار و مجرور

مفردات: يَذْهَبُ: جاتا ہے یا جائیگا • يَنْظُرُ: دیکھتا ہے یا دیکھے گا • يَفْرَحُ: خوش ہوتا ہے یا

ہوگا • یَلْعَبُ: کھیلتا ہے یا کھیلے گا • اَلْکُرَۃُ: گیند، گولا، بال • تَخْرُجُ: نکلتی ہے یا نکلے گی • تَجْلِسُ: بیٹھتی ہے یا بیٹھے گی • ظِلٌّ: سایہ • تَفْرَحُ: خوش ہوتی ہے یا ہوگی • اَجْلِسُ: میں بیٹھوں گا یا بیٹھتا ہوں • حَافَّۃٌ: کنارہ • اَنْظُرُ: میں دیکھتا ہوں یا دیکھوں گا • اَفْرَحُ: میں خوش ہوتا ہوں یا ہوں گا • یَسْبَحُ: تیرتا ہے • تَنْظُرُ: وہ دیکھتی ہے • تَفْرُغُ: وہ فارغ ہوتی ہے یا ہوگی • تَفْرُغِیْنَ: تو فارغ ہوتی ہے یا ہوگی۔

ترجمہ: راشد باغیچہ میں جاتا ہے، وہ پھول دیکھتا ہے اور خوش ہوتا ہے، ساجد میدان میں جاتا ہے اور گیند سے کھیلتا ہے، سعاد صحن میں نکلتی ہے، اور درخت کے سایہ میں بیٹھتی ہے اور خوش ہوتی ہے، میں حوض کے کنارہ پر بیٹھتا ہوں، مچھلی کو دیکھتا ہوں اور اس سے خوش ہوتا ہوں، مچھلی پانی میں تیرتی ہے، سعاد اس کو دیکھتی ہے اور خوش ہوتی ہے، خالد گھر سے نکلتا ہے، درسگاہ میں حاضر ہوتا ہے اور کتاب کو دیکھتا ہے، سلمیٰ نماز سے فارغ ہوتی ہے اور خوابگاہ (سونے یا آرام کے کمرہ) میں جاتی ہے سعاد تو پڑھنے سے فارغ ہوتی ہے اور باورچی خانہ میں جاتی ہے۔

ملاحظہ: اس سبق میں جو نئے افعال استعمال ہوئے ہیں ان کے ماضی کے صیغے بنوا کر بھی مشق کرائی جائے، حروف جارہ کا افعال کے ساتھ جو ترجمہ مذکور ہوا ہے اسے افعال کے ساتھ خاص رکھا جائے اور جب انفرادی طور پر ان کے معنی بتائے جائیں تو اصل معنی بتانے چاہئیں۔ مثلاً اِلٰی کے معنی تک یا طرف ہیں جب اسے خَرَجَ، ذَهَبَ اور نَظَرَ افعال کے بعد لایا جائے گا تو اس کا ترجمہ کہیں کو، میں سے کیا جائے اور کبھی کچھ بھی نہ ہوگا (جیسا کہ بعض دفعہ تک اور طرف بھی کہنا صحیح ہوگا) غرضکہ اس تفصیل میں جائے بغیر اردو محاورہ کے مطابق حسب موقعہ صحیح ترجمہ کی عادت ڈالنا ضروری ہے۔

تمرین صـ۲۶ میں دیے گئے نقشہ کے مطابق تمام افعال مضارع کی حسب سابق گردان (مع ترجمہ) کرائی جائے۔ ہر فعل سے ماضی اور مضارع کے صیغوں کی گردان کرائی چاہیئے۔

تمرین کے تحت جو علاماتِ مضارع دی گئی ہیں ان کو فعل ماضی کے شروع میں لگا کر ماضی کے پہلے حرف کو ساکن اور آخری حرف پر ضمہ (پیش) لگا کر مضارع بنانے کی مشق کرادی جائے۔

اردو سے عربی ترجمہ: وہ گھر جا رہی ہے، وہ گھر جاتی ہے، وہ گھر گئی، خالد نماز سے فارغ ہوگا، حامد کی بہن نماز سے فار[illegible] تو مچھلی سے خوش ہوتا ہے، تو پھول سے خوش ہوتی ہے

طالب علم دروازہ سے نکلا، بچہ کھڑکی سے نکلا، میں گیند سے کھیلتا ہوں، کیا تم گیند سے کھیلے؟، لڑکا میدان میں جاتا ہے، وہ آدمی حوض میں تیرتا ہے، مالی درخت کو دیکھ رہا ہے، مالی کا لڑکا نہر کی طرف دیکھ رہا ہے، تمھارے والد کہاں گئے؟، تمھاری بہن کہاں گئی؟۔

سترہواں سبق

جملہ فعلیہ مع مفعول بہ

مفردات: قَرَأَ: (اس نے) پڑھا • کَتَبَ: (اس نے) لکھا • دَرْسًا: سبق کو • دَرْسٌ: سبق • شَرَحَ: سمجھایا (اس نے) • مُعَلِّمٌ: ٹیچر، استاذ، ماسٹر • شَرْحَ: بیان کو، تشریح کو، تقریر کو • شَرْحٌ: سبق کی تقریر، تشریح • اَخَذَ: لیا • سَمِعَ: سنا • فَتَحَ: کھولا • قَطَعَ: کاٹا • صَوْتَ: آواز کو • اَلْجَرِیْدَۃُ: اخبار • اَلْمَجَلَّۃُ: رسالہ۔

ترجمہ: ایک طالب علم نے ایک کتاب پڑھی (کتاب کو پڑھا)، طالب علم نے کتاب پڑھی (کو۔۔۔)، ایک لڑکے نے ایک سبق لکھا، ایک استاذ نے ایک سبق سمجھایا، استاد نے سبق سمجھایا، ایک طالب علم نے ایک سبق کی تشریح کو سنا، طالب علم نے سبق کی تشریح سنی، ایک طالب علم نے ایک کاپی لی، طالب علم نے کاپی کھولی، باغبان نے باغیچہ کا دروازہ کھولا، مالی نے درخت کی شاخ کاٹی، سعاد نے کمرہ کی کھڑکی کو کھولا، سعاد نے مؤذن کی آواز کو سنا، اس نے قرآن پاک پڑھا، اس عورت نے حدیث پڑھی، تو نے عمدہ قصہ پڑھا، تو نے تفسیر پاک پڑھی۔

ملاحظہ: اس سبق میں فعل متعدی اور مفعول بہ کا استعمال ہے، مبتدیوں کو مفعول کی علامت اردو میں کو بتادی جائے اور ترجمہ کبھی مفعول کے اخیر میں کو لگا کر اور بغیر اس کے کرایا جائے۔

(۲) فاعل اور مفعول کو نکرہ اور معرفہ دونوں طرح لایا گیا ہے، ابتدائی پانچ سطروں میں دائیں طرف نکرہ اور بائیں طرف معرفہ کو فاعل و مفعول بنایا گیا ہے۔ نکرہ کے ترجمہ میں لفظ ایک کا اضافہ ہے۔

(۳) گزشتہ اسباق کی طرح اس سبق میں بھی فعل کی گردان پورے جملہ اور اس کے ترجمہ کے ساتھ کرائی جائے

(۴) [illegible]ات کے جوابات زبانی اور تحریری لئے جائیں۔ محادثہ کی [illegible] جس قدر زیادہ ہو مفید ہوگی

تمرین ۱: مفعول اور مرکب توصیفی کو بناکر موصوف و صفت میں مطابقت کی مشق کرانا مقصود ہے نیز تبدیلی اعراب کو ظاہر کرنا ہے۔

تمرین ۲: مرکب توصیفی کو فاعل بناکر مفعول کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہے اسے پر کرایا جائے۔

اردو سے عربی ترجمہ: میرے بھائی نے ایک شاخ کاٹی، درخت کی شاخ مالی کے لڑکے نے کاٹی، میں نے خالد کی آواز سنی، خالد نے میری آواز سنی، یہ نیا اخبار ہے، کیا تم نے یہ اخبار پڑھا ہے، ہم نے قرآن پاک کا قصہ پڑھا، فاطمہ نے مسجد کے مینار پر دیکھا اور اس نے اذان سنی، استاذ نے تختہ سیاہ پر ایک سبق لکھا اور اس سبق کو سمجھایا، اس لڑکے نے کاپی کھولی اور نیا سبق لکھا، حامد نے رسالہ دیکھا وہ اس سے خوش ہوا، اس لئے وہ رسالہ کھولا اور پڑھا۔

اٹھارہواں سبق

جملہ فعلیہ: فعل مضارع صحیح مجرد ثلاثی، مفعول فیہ

مفردات: السوق: بازار • صباحًا: صبح کو، صبح کے وقت • الدکّان: دوکان • یفتح: کھولتا ہے • یرجع: لوٹتا ہے، واپس ہوتا ہے • لیلاً: رات کو، رات کے وقت • یذکر: یاد کرتا ہے، نام لیتا ہے • یعبد: عبادت کرتا ہے • اللیل: رات • النہار: دن • ارکب: میں سوار ہوتا ہوں • الدرّاجۃ: سائیکل • مساءً: شام کو، شام کے وقت • اترک: میں چھوڑتا ہوں • تدخل: تو اندر جاتا ہے، داخل ہوتا ہے • کلام: باتیں، بات • تغسل: وہ دھوتی ہے • تطبخ: وہ پکاتی ہے • الاردیۃ: اردو۔

ترجمہ: حامد صبح کو بازار جاتا ہے، وہ دوکان کھولتا ہے، وہ دوکان میں عشا تک بیٹھتا ہے، وہ رات کو گھر لوٹتا ہے، ماجد مسجد میں جاتا ہے، وہ اللہ کو یاد کرتا ہے، اور دن میں اور رات میں عبادت کرتا ہے، میں سائیکل پر سوار ہوتا ہوں، اور شام کو باغ میں جاتا ہوں، میں درخت کے پاس سائیکل کو چھوڑ دیتا ہوں اور حوض میں تیرتا ہوں اور خوش ہوتا ہوں۔ تو اب درسگاہ میں داخل ہوگا، ... سبق پڑھے گا، استاذ کی ... باتیں سنے گا۔ سلمیٰ باورچی خانہ میں جاتی ہے، وہ ... دھوتی ہے اور کھانا پکاتی ہے، سعاد لڑکیوں کے اسکول میں جاتی ہے وہ اردو، عربی، قرآن

اور حدیث پڑھتی ہے اور سبق لکھتی ہے۔

ملاحظہ: جملہ فعلیہ کی مختلف شکلوں کی مشق کرائی جائے محض سبق کے جملوں اور ان کی اشکال پر اکتفا کرنا کافی نہیں، فاعل اور مفعول اسی طرح ظرف زمان و مکان اور متعلقات فعل کو بار بار بدل کر مختلف جملے بنوائے جائیں۔ ذیل کے نمونہ پر بکثرت سوالیہ جملے بناکر ان کے صحیح جواب دینے کی مشق کرائی جائے۔

نمونہ: من فتح الدکان؟ ماذا فعل فلان؟ ماذا فتح؟ متی فتح؟ ھل فتح حامد؟ ھل فتح حامد دکانا؟ ھل فتح صباحًا؟ ھل فتح مساءً؟ ھل فتح لیلاً؟

نوٹ: مَن اگر فاعل کے لئے ہو تو معنی کون، مفعول کے لئے ہو تو کس کو، کسی کی، معنی کئے جائیں گے۔

اردو سے عربی ترجمہ: میں صبح کو مسجد میں جاتا ہوں، خدا کو یاد کرتا ہوں اور اس کی عبادت کرتا ہوں، میرا بھائی رات کو گھر میں پڑھتا ہے اور دن میں مدرسہ جاتا ہے، مدرسہ میں اس کی درسگاہ ہے، وہ درسگاہ کا دروازہ کھولتا ہے اور اس کے اندر جاتا ہے، وہ سبق سنتا ہے اور لکھتا ہے، استاد شام کو سائیکل پر سوار ہوتے ہیں اور باغ میں جاتے ہیں، شاہد حوض کے کنارہ پر بیٹھتا ہے اور اخبار پڑھتا ہے، وہ سائیکل پر بیٹھتا ہے اور گھر واپس آتا ہے، میں شام کو بازار جاتا ہوں اور عشا تک دوکان میں بیٹھتا ہوں، یہ عورت اب باورچی خانہ میں جائے گی اور چائے پکائے گی اور پیالی دھوئے گی۔

تمرین ۱ میں عربی سے اردو میں ترجمہ کرایا جائے، ۲، ۳ اور ۴ میں خالی جگہوں کو پر کرایا جائے۔

انیسواں سبق

جملہ فعلیہ: فعل امر از صحیح مجرد ثلاثی، لازم ومتعدی

مفردات: اِجْلِسْ: تو بیٹھ • اَلْمَقْعَدُ: بنچ، تپائی • اِجْلِسِیْ: تو (ایک عورت) بیٹھ • اَلْاَرْضُ: زمین • اِقْرَأْ: تو (ایک مرد) پڑھ • یَقْطِفُ: پھول توڑتا ہے • اِقْطِفْ: تو پھول توڑ • اِفْتَحْ: تو کھول • خُذْ: تو لے • اُکْتُبْ: لکھ • تَعَالَیْ: تو (ایک عورت) آ • تَفَضَّلْ: آ... • اُدْخُلْ: اندر آئیے • شُکْرًا: شکریہ • اَیْضًا: نیز بھی • ھُنَا: یہاں۔

ترجمہ: میں کرسی پر بیٹھتا ہوں، تم بنچ پر بیٹھو، سلمیٰ چارپائی پر بیٹھتی ہے، سعاد تو زمین

پر بیٹھ، حامد دوکان پر جاتا ہے، تم مدرسہ جاؤ، میں اخبار پڑھتا ہوں، تم کتاب پڑھو، مالی حوض کے سامنے کھڑا ہوا ہے، وہ پھول توڑ رہا ہے، حامد تو درخت کے پاس جا، اور پھول توڑ، حامد یہاں آؤ، کاپی کھولو، قلم کھولو اور سبق لکھو، سعاد تو یہاں آ، باورچی خانہ کھول برتن لے اور چائے بنا، راشد صاحب تشریف لائیے، گھر میں آئیے اور کرسی پر بیٹھیے، شکریہ، میاں حامد، میں بیٹھ گیا ہوں، تم بھی میرے پاس بیٹھو۔

ملاحظہ: گزشتہ افعال سے بھی امر حاضر کے صیغے خود بنا کر یا طالب علم سے بنوا کر جملوں میں مشق کرادی جائے امر حاضر فعل مضارع سے اس طرح بنایا جاتا ہے کہ علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد اس کی جگہ ہمزہ مضمومہ لگادی جائے اگر (ثلاثی مجرد کے مضارع کا) دوسرا حرف مضموم ہو، اور اگر وہ دوسرا حرف مضموم نہ ہو، مفتوح یا مکسور ہو تو شروع میں ہمزہ مکسورہ لگائی جائے اور آخری حرف کو ساکن کر دیا جائے۔ جیسے تَكْتُبُ سے اُكْتُبْ، تَفْتَحُ سے اِفْتَحْ، تَقْطِفُ سے اِقْطِفْ، چھوٹے بچوں کو امر کے صیغے خود بنا کر یاد کرا دیے جائیں۔

(۲) اس سبق میں اِلٰی کا ترجمہ پر اور پاس۔ سے کیا گیا ہے، اردو میں جانا فعل کے بعد مختلف مواقع پر مختلف صلات آتے ہیں لیکن عربی میں ہر موقع پر ذَهَبَ کے بعد اِلٰی آئے گا، اس کے ترجمے موقع محل کے لحاظ سے مختلف ہوں گے۔ (۳) عربی میں دو یا متعدد جملوں کے درمیان واو عاطفہ لایا جاتا ہے لیکن اردو میں ہر جگہ لفظ اور کا استعمال نہیں ہوتا، متعدد جملوں یا مفردات میں سے صرف آخری جملہ یا مفرد سے پہلے اور کہا جاتا ہے، اسی طرح عربی میں کسی کو پکارنے کے لئے یَا حرف ندا کا لانا ضروری ہے لیکن اردو میں ندا عام طور پر بلا حرف ندا (اے) ہوتی ہے، بوقت ترجمہ ان امور کا لحاظ کرنا ضروری ہے، عربی میں ترجمہ کرتے وقت عربی قاعدہ اور اردو میں ترجمہ کرتے وقت اردو قاعدہ ملحوظ ہونا چاہیے۔

اردو سے عربی ترجمہ: خالد یہاں آؤ اور اس کھڑکی کو کھولو، امجد تم بڑے کمرہ میں جاؤ، اور اس میں نیا سبق پڑھو اور لکھو، استاد صاحب تشریف لائیے، درسگاہ کھلی ہوئی ہے، اس میں تشریف رکھیے اے، عابد تو دوکان پر جا اور دودھ لے، سعاد یہاں آ، اس کمرہ کا دروازہ کھول، اس میں سے رسالہ [illegible] اے مالی یہ سائیکل لے اور باغ میں جا، اور میرے لئے پھول توڑ، اب تم گھر لوٹ جاؤ، تم اندر کمرہ [illegible] آجاؤ۔ **نوٹ:** لفظ تم جمع کے لئے نہیں ہے۔ [illegible] (تو) مفرد کی جگہ اردو میں بولا جاتا ہے۔

تمرین: عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ کرایا جائے۔

بیسواں سبق

جملہ فعلیہ: فعل امر نہی از صحیح مجرد

مفردات: لَاتَخْرُجْ: (تو) باہر نہ نکل • لَاتَنْظُرْ: (تو) نہ دیکھ • اَلْخَارِجُ: باہر • قَبْلَ: پہلے • لَاتَضْحَكْ: (تو) نہ ہنس • لَاتَلْعَبْ: (تو) نہ کھیل • اُسْكُتْ: (تو) خاموش ہو • لَاتَرْفَعْ: تو نہ اٹھا • لَاتَذْهَبْ: نہ جا • لَاتَقْطِفْ: نہ توڑ (پھول)۔

ترجمہ: حامد تم درسگاہ میں جاؤ، اور سبق سے پہلے اس سے باہر نہ آؤ، کتاب کھولو، اسے دیکھو، باہر نہ دیکھو، سبق پڑھو، اور اسے لکھو، نہ ہنسو اور نہ درسگاہ میں کھیلو، استاذ کے سامنے خاموش رہو، ان کے سامنے آواز نہ اٹھاؤ، (شور نہ مچاؤ)، مسجد میں جاؤ اور خدا کی عبادت کرو، اب بازار نہ جاؤ، ساجد یہاں آؤ اور یہ پھول توڑو، اس پھول کو نہ توڑو، سعاد باورچی خانہ میں جا اور کھانا پکا، فاطمہ تو آ اور اپنی والدہ کے پاس بیٹھ۔

ملاحظہ: مختلف افعال مذکورہ سے نہی حاضر کے صیغے بنوا کر جملوں میں مشق کرائی جائے۔ فعل مضارع کے شروع میں لَا لگا دینے سے اور آخری حرف کو ساکن کر دینے سے نہی بن جاتا ہے۔

تمرین: اس تمرین میں مذکور افعال کو جملوں میں استعمال کرایا جائے اور اسی طرح پڑھے ہوئے جملہ افعال کا ماضی، مضارع، امر، نہی بنا کر مشق کرادی جائے۔

اکیسواں سبق

جملہ فعلیہ: فعل معتل مثال واوی

مفردات: وَصَلَ (اِلٰی): پہنچا • فِي الْمِيْعَادِ: بروقت، مقررہ وقت پر • ظُهْرًا: دوپہر کو • وَقَفَ: کھڑا ہوا • بِالْبَابِ: دروازہ پر • طَرَقَ: کھٹکھٹایا • طَرْقٌ: کھٹکھٹاہٹ • خَلَعَ: (اس نے) کپڑا نکالا • اَللِّبَاسُ: کپڑے، پوشاک • نَظَرٌ: نگاہ • وَقَعَ: پڑا • وَجَدَ: پایا (اس نے)، اسے ملا)

رِسَالَۃٌ: خط • دَنَوْتُ: آئی • اَلْقَرْیَۃُ: بستی، گاؤں • وَضَعَ: رکھا۔

ترجمہ: حامد گھر سے صبح کو نکلا، اور مدرسہ وقت پر پہنچا، حامد دوپہر کو گھر واپس آیا اور دروازہ پر کھڑا ہوگیا، اس نے دروازہ کھٹکھٹایا، سعاد نے دروازہ کی کھٹکھٹاہٹ سنی، سعاد دروازہ کے پاس گئی (دروازہ سے قریب ہوئی) اور اسے کھول دیا، حامد کمرہ پر پہنچا، اور اس نے لباس اتارا، اور دوسرا لباس اتارا، حامد کی نگاہ میز پر پڑی، اس نے اس پر ایک خط پایا (اسے اس پر ایک خط ملا) خط گاؤں سے آیا ہے، حامد نے خط لیا، اسے پڑھا اور اسے جیب میں رکھ لیا۔

ملاحظہ: اس سبق میں ایسا افعال معتل لائے گئے ہیں جو کثیر الاستعمال بھی ہیں اور روزمرہ کی تعبیرات کے لئے ضروری بھی، یہاں تعلیلات سے تعرض کئے بغیر جملوں میں مختلف صیغوں کے ساتھ مشق کرانا مقصود ہے۔ البتہ قواعد صرف پڑھے ہوئے طلبہ کو تعلیل پر بھی توجہ دلا دی جائے تو مضائقہ نہیں۔

تمرین کے تحت دیے ہوئے جملوں کا اردو میں ترجمہ کرایا جائے اور عربی میں زیادہ سے زیادہ سوالات کئے جائیں۔ (۲) وَصَلَ کے ساتھ اِلیٰ کا لگانا ضروری، اردو میں خواہ کچھ ترجمہ ہو۔ ص۲۱ پر افعال معتلہ کی گردان انفرادی طور پر اور جملوں کی صورت بھی یاد کرادی جائے۔

اردو سے عربی: میرے پاس دہلی سے ایک خط آیا ہے، وہ صبح پہنچا ہے، حامد نے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا، اس کی بہن نے دروازہ کھول دیا، تم نے میز پر کیا چیز پائی، کیا تمھیں یہاں کوئی کتاب ملی؟ ان کپڑوں کو اتار دو، یہ پرانے اور گندے ہیں، کمرہ سے نئے کپڑے لو اور ان کو پہن لو، تم نے جیب میں کیا رکھا ہے، میری نگاہ پھول پر پڑی۔

بائیسواں سبق

جملہ فعلیہ: فعل معتل، اجوف واوی، ضمیر مجرور بمعنی اپنا، اپنی

مفردات: اُخْریٰ: دوسری، اور • خادم: نوکر، ملازم • تِلْمِیْذٌ: شاگرد • اَکْنِسُ: جھاڑو دے۔ اَلْمِبْصَقُ: اگالدان • اَلْاَرْضِیَّۃُ: زمین، فرش • صَدِیْقٌ: دوست • اَھْلًا وَّسَھْلًا: خوش آمدید، خوب آئے، (آئیے آئیے) • تَفَضَّلْ: تشریف رکھیے • قَالَ: اس نے کہا • قَالَتْ: اس (عورت) نے کہا •

قُلْتُ: تو نے کہا • قُلْتِ: (تو ایک عورت نے) کہا • قُلْتُ: میں نے کہا • لِ، سے • مَتَاعٌ: مِنْہُ: تو لائی۔

ترجمہ: استاد نے اپنے شاگرد سے کہا، تو اپنا سبق پڑھ اور اسے یاد کر، قصہ پڑھ، مالی نے اپنے لڑکے سے کہا، تو گلاب کا پھول توڑ، اور کوئی پھول نہ توڑ، میں نے اپنے نوکر سے کہا، کمرہ میں جھاڑو دے اور اگالدان دھو، فاطمہ نے اپنی نوکرانی سے کہا، تو گھر میں جھاڑو دے اور فرش (زمین) دھو، حامد تم نے اپنے دوست سے کیا کہا؟ فاطمہ تو نے اپنی والدہ سے کیا کہا؟ حامد تو اپنے دوست سے کہہ یہاں تشریف رکھیے، فاطمہ تو اپنی والدہ سے کہہ، خوش آمدید، یہاں تشریف لائیے، حامد تم مجھ سے کیا کہتے ہو؟ میں تم سے کچھ نہیں کہتا، فاطمہ کیا تو مجھ سے کچھ کہتی ہے؟ ہاں میں تجھ سے ایک بات کہتی ہوں، مالی کا لڑکا کیا کہتا ہے؟ مالی کا لڑکا کچھ نہیں کہتا ہے، تمھاری امی تم سے کیا کہتی ہیں؟ وہ مجھ سے ایک بات کہتی ہیں۔

ملاحظہ: (۱) اس سبق میں قال یقول اجوف واوی کی مشق کرائی گئی ہے، یہ گردان سمجھ کر یاد کر لینے کے بعد دوسرے ایسے افعال کو بھی اسی پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ (۲) قال کے بعد جو لام آئے گا، اردو میں اس کا ترجمہ سے کیا جائے گا (قال مِنی) بالکل غلط ہے۔ (۳) تلمیذ کی نسبت انسان کی طرف ہو تو معنی شاگرد اور ادارہ یا مدرسہ کی طرف ہو تو متعلم ترجمہ ہوگا۔ (۴) جملہ فعلیہ میں ضمیر مجرور (جس کی طرف مفعول یا کوئی دوسرا معمول فعل مضاف ہو) فاعل کے مطابق لانے سے اپنا، اپنی، اپنے کے معنی دیتی ہے، بعض طلبہ صرف ضمیر غائب ہی ہر جگہ اس معنی میں استعمال کرتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔ اخذت قلمی (میں نے اپنا قلم لیا) اَخَذْتَ قَلَمَکَ (تو نے اپنا قلم لیا)، اس کی خوب مشق کرائی جائے۔

اردو سے عربی ترجمہ: نوکرانی نے خالد کا کمرہ صاف کیا، اب خالد کا کمرہ صاف ہے، مالی سے کہو نیلا پھول نہ توڑے، کیا تم نے اپنے دوست سے کچھ کہا؟ یہاں تشریف لائیے اور بیٹھ جائیے، یہ اگالدان گندا ہے، اس کو لو، اور دھو ڈالو، ارشد نے اپنا سبق یاد کر لیا، میں نے اپنا سبق یاد کر لیا۔

تیئیسواں سبق

مفردات: تَنَامُ: تو سوتا ہے • تَنَامِیْنَ: تو سوتی ہے • نَامَ: (وہ) سو گیا • نِمْتَ: تو سویا •

اَلْخَشَبَۃُ: گدا ● نَامَتْ: وہ سوئی ● نِمْتِ: توسوئی ● نِمْتُ: میں سویا ● نَمْ: توسو، آرام کر ● لَاتَنَمْ: تو نہ سو، نہ آرام کر ● نَامِیْ: تو (ایک عورت) سو، آرام کر ● لَاتَنَامِیْ: تو (ایک عورت) نہ سو۔

ترجمہ: میں اپنے پلنگ پر سوتا ہوں، تو اپنے پلنگ پر سوتا ہے، تو اپنے پلنگ پر سوتی ہے، وہ اپنے بستر پر سوتی ہے، بچہ گہوارہ میں سوگیا، فاطمہ جھولے میں سوگئی، تو تپائی (بینچ) پر سویا، تو گدے پر سوئی، میں فرش (دری) پر سویا، دوست تم میرے کمرہ میں سوؤ، درخت کے پاس نہ سوؤ، بہن تم یہاں بستر پر سوؤ، تم وہاں بینچ پر نہ سوؤ۔

ملاحظہ: اس سبق میں فعل معتل اجوف واوی باب سمع سے ہے، قال یقول کی طرح اس کے بھی تمام صیغے اس طرح یاد کرا دیے جائیں کہ ہر صیغہ کا اعراب اور اس کی ساخت ذہن نشین ہوجائے بولنے اور لکھنے میں ان کا استعمال برمحل اور صحیح ہو۔

اردو سے عربی ترجمہ: میرے والد نے مجھ سے کہا، تم یہاں نہ سونا، مالی درخت کے سایہ میں سوگیا، امی نے سعاد سے کہا، تو یہاں آ، اور میرے پاس سوجا، میری بہن کمرہ میں گئی اور سوگئی، میں تمھاری چارپائی پر آرام کروں گا، تم میری چارپائی پر آرام کرو۔

چوبیسواں سبق

جملہ فعلیہ: فعل معتل، ناقص واوی، از ثلاثی مجرد

مفردات: دَعَا: بلایا ● اِغْرِسْ: درخت لگا ● مَرْحَباً: خوش آمدید ● سَمْعًا وَطَاعَةً: بسر وچشم بہت بہتر ● شَہْرٌ: مہینہ ● نَبَتَ: اگا، پھوٹ آیا ● نَمَا: بڑھ گیا ● عَلَا: اونچا ہوگیا ● طَلَعَ: ظاہر ہوا، نکلا ● بَدِیْعٌ: خوشنما، شاندار ● ضَعْ: رکھ ● اَلزَّھْرِیَّۃُ: گلدان ● الطاولۃ: میز۔

ترجمہ: مالی نے اپنے لڑکے کو بلایا، اور اس سے کہا، میرے بیٹے! درخت لگا، لڑکا آیا اور اس نے کہا، بہت اچھا ابا جان (ایسا ہی کروں گا)، مالی کا لڑکے نے گلاب کا درخت لگایا، (ایک) ماہ کے بعد درخت اگ آیا، وہ بڑھ گیا اور اونچا ہوگیا، (کچھ) عرصہ کے بعد درخت پر ایک خوبصورت چھوٹا پھول نکل آیا، لڑکے نے پھول توڑا اور اس سے خوش ہوا، والد نے کہا، یہ شاندار پھول ہے، اس کو گلدان میں رکھ اور گلدان میز پر رکھ۔

ملاحظہ: تنوین کا ترجمہ حسب موقع کہیں ایک یا کوئی اور کہیں کچھ کرایا گیا ہے اسے ملحوظ رکھا جائے نیز حسب سابق اس سبق کے افعال کی بھی مفرد اور مرکب دونوں قسم کی گردانیں کرائی جائیں۔

اردو سے عربی ترجمہ: تو اپنے دوست کو بلا، میں نے اپنے دوست کو بلایا ہے، باغ میں اس مالی نے گلاب کا درخت لگایا ہے، گلدان میں پھول کس نے رکھا ہے؟ اس میز پر ایک خوبصورت گلدان ہے، تمھارے باغ میں کون سا درخت اگا ہے؟ استاد نے شاگرد سے کہا، تو اپنا سبق پڑھ اور لکھ، شاگرد نے کہا، بہت بہتر ہے (ایسا ہی کروں گا) تم کو تمھاری ماں نے بلایا ہے۔

پچیسواں سبق

جملہ فعلیہ: فعل معتل، اجوف یائی

مفردات: فواکہ: پھل، پھلوں (جمع) ● الفَاکِہِیُّ: میوہ فروش ● اَلْبَقَّالُ: سبزی فروش ● اَلْخُضُوْرُ: ترکاریاں، سبزیاں ● اَلسَّمَّاكُ: مچھلی فروش، مچھیرا ● یَصِیْدُ: شکار کرتا ہے ● یَمِیْلُ اِلٰی: شوق رکھتا ہے ● لَایَمِیْلُ اِلٰی: شوق نہیں رکھتا ہے ● اَلْبَیْضُ: انڈے ● اَلْحَلِیْبُ: دودھ ● الحلوی: مٹھائی ● اَلدَّجَاجَۃُ: مرغی ● الدِّیْکُ: مرغا ● اَلْبَیْضَۃُ: انڈا (ایک)

ترجمہ: یہ پھلوں کی دوکان ہے، میوہ فروش پھل (میوہ) بیچتا ہے، وہ سبزی فروش کی دوکان ہے سبزی فروش ترکاریاں بیچتا ہے، سبزی فروش اپنی دوکان پر صبح آتا ہے، اس سے شام تک غیر حاضر نہیں ہوتا، یہ مچھلی کی دوکان ہے، مچھیرا نہر پر جاتا ہے، مچھلی کا شکار کرتا ہے (پکڑتا ہے) اور اسے بازار میں بیچتا ہے، وہ مدرسہ کا طالب علم ہے، وہ کلاس (درجہ) میں آتا ہے (وقت پر) اور اس سے غائب نہیں ہوتا، اور نہ وہ کھیل کا شوق رکھتا ہے (کھیل میں لگتا ہے)۔

ملاحظہ: سبق کے ذیل میں دی ہوئی فعل یبیع کی مرکب گردان کے طرز پر ہر فعل اجوف یائی سے ماضی، مضارع اور امر و نہی کی گردانیں مع اردو ترجمہ اس طرح سمجھا کر یاد کرادی جائیں کہ مبتدی ہر فعل کے مختلف صیغے جملوں میں استعمال کرنے پر قادر ہو جائے پھر عربی میں بکثرت سوالات کیے جائیں۔

لیکن کوئی سوال ایسا نہ ہو جس کا سبق کی گردان اور مشق میں ذکر نہ آیا ہو۔ غلط جواب کی تصحیح بھی اس طرح کرائی جائے کہ طالب علم غلطی کی جگہ اور اس کے سبب سے واقف ہو جائے اس کا اعادہ نہ کرے۔

اردو سے عربی ترجمہ: میں درجہ سے غیر حاضر نہیں رہتا، ارشد وقت پر درجہ میں آتا ہے، اسے مچھلی کا شوق نہیں، تم سبق سے شوق رکھو، کھیل میں نہ لگو، فاطمہ تو چار کا شوق نہ کر، دودھ سے شوق رکھ، سلمیٰ تو اپنے کمرہ میں آ، اور اس سے غائب نہ ہو، تو سبق سے غیر حاضر ہوتا ہے، اسے رسالہ کا شوق ہے مجھے اخبار کا شوق ہے، تو نے چھوٹی مچھلی پکڑی، حامد بڑی مچھلی پکڑتا ہے، یہ مچھلی پکڑو اور اسے بیچ دو وہ مچھلی نہ پکڑو۔

چھبیسواں سبق

جملہ فعلیہ: فعل معتل، ناقص یائی

مفردات: رَمیٰ: پھینکا ● جَریٰ، دوڑا ● طَویٰ: لپیٹا، طے کیا ● بِساط: فرش ● بریٰ: چھیلا تراشا ● قَرُبَ: نزدیک ہوا ● سَقَطَ: گرا، گر گیا ● بَکیٰ: رویا ● السَّارِق، چور ● القِطَّۃ: بلّی ● السِّکّین: چھری ● الصَّولجان: بیٹ، بلا ● القدم: پیر۔

ترجمہ: لڑکے نے درخت کی طرف گیند پھینکی اور اس کے پیچھے دوڑا، پس اسے پکڑ لیا اور درخت کے پاس اس سے کھیلا، نوکر نے کمرہ کا فرش طے کیا، نوکر نے حامد کا بستر لپیٹا، طالب علم نے اپنی پنسل تراشی (اپنا قلم چھیلا)، طالبہ نے اپنی پنسل تراشی، بچہ قریب ہوا، اور زمین پر گر گیا، وہ رویا۔

ملاحظہ: حسب سابق مشق کرائی جائے۔

اردو سے عربی ترجمہ: ارشد تو گیند کے پیچھے دوڑا، اور اسے پکڑ لے، وہ دروازہ کی طرف دوڑ رہا ہے، بلّی تیرے پیچھے دوڑ رہی ہے، یہ بستر طے کر دو، اس فرش کو نہ لپیٹو، تم میری پنسل تراشو، میں تمھاری پنسل تراشوں گا، لڑکے نے بلّے سے گیند پھینکی، گیند حوض کی طرف دوڑ رہی ہے، وہ حوض میں گر جائیگی یہ خط طے کرو، اور اپنی جیب میں رکھ لو، تمھارا بھائی کیوں رو رہا ہے؟ سلمیٰ بلّی کے پیچھے دوڑی، وہ زمین پر گر گئی اور روئی۔

ستائیسواں سبق

جملہ فعلیہ: فعل مضاعف، باب نصر وضرب

مفردات: جَرَسٌ: گھنٹہ ● مُعَلَّق: لٹکا ہوا ● مِدَقَّۃ: ہتھوڑی ● الفَرّاش: چپراسی ● یَدُقُّ: بجاتا ہے ● یَشُمُّ: سونگھتا ہے ● یقلّ: کم ہوتا ہے ● یَکثُرُ: زیادہ ہوتا ہے ● فَرَّ: بھاگ گیا۔

ترجمہ: یہ بڑا گھنٹہ ہے، یہ کھمبے پر لٹکا ہوا ہے، اس کے برابر ایک ہتھوڑی ہے، چپراسی گھنٹہ ہتھوڑی سے بجاتا ہے، تو طالب علم اور استاذ درجہ سے نکلتے ہیں، طالب علم درجہ میں جاتا ہے، اور استاذ دوسرے درجہ میں جاتے ہیں، طالب علم سبق کے بعد مدرسہ کے باغیچہ میں جاتا ہے، وہ گلاب کے درخت کو دیکھتا ہے، پھر اس سے قریب ہو جاتا ہے اور گلاب توڑ لیتا ہے اور اسے سونگھتا ہے، مالی نے طالب علم سے کہا، گلاب اس زمانہ میں (آجکل) کم ہو جاتا ہے، اور دوسرے وقت میں زیادہ ہوتا ہے، طالب علم نے مالی سے کہا، بڑا پھول کہاں ہے؟ مالی نے کہا، ایک آدمی آیا اور اس نے وہ بڑا پھول چرایا اور بھاگ گیا۔

ملاحظہ: سوال وجواب کے ذریعہ مشق کے علاوہ تمرین اول کے تحت حسب سابق فعل مضاعف کے پانچوں صیغوں کی جملوں کے ساتھ گردان کرائی جائے، تمرین ۲۷ میں دائیں جانب خالی جگہوں کی ضمائر متصلہ مرفوعہ سے پر کرایا جائے، بائیں جانب خالی جگہوں کو طالب علم سے سابقہ مشق کی مدد سے قاف مدغم اور قاف منفک کے ذریعہ پر کرایا جائے۔

اردو سے عربی ترجمہ: گھنٹہ درخت کی شاخ پر لٹکا ہوا ہے، چپراسی گھنٹہ کے پاس کھڑا ہوا ہے اور اس نے ہتھوڑی سے گھنٹہ بجایا، طالب علم نے گھنٹہ کی آواز سنی اور وہ درسگاہ کی طرف دوڑا، زرد پھول توڑو اور اسے سونگھو، چور پھول چراتا ہے اور بھاگ جاتا ہے، تم باغ کی طرف بھاگ جاؤ، اس پیالہ میں دودھ کم ہو گیا، باغ میں گلاب زیادہ ہو گیا، آج کل سفید پھول زیادہ ہوتا ہے اور زرد کم ہوتا ہے، بچہ گھنٹہ کے قریب ہوا، اور اسے بجا دیا، وہ گھنٹہ بجاؤ، چھوٹا گھنٹہ نہ بجاؤ۔

اٹھائیسواں سبق

ضمیر مرفوع منفصل ومتصل، ضمیر منصوب متصل، ضمیر مجرور

مفردات: اَنَا: میں • نِی: مجھ کو • ی: میرا، میری • اَنْتَ: تو • كَ: تجھ کو، تیرا، تیری • اَنْتِ: تو (عورت) • كِ: تیرا، تیری • هُوَ: وہ • هٗ: اس کو • هٖ: اس کا، اس کی • هِیَ: وہ (عورت) • هَا: اس کو، اس کا، اس کی • یَسْقِیْ: سیراب کرتا ہے، پانی دیتا ہے، پلاتا ہے • حَقِيْبَةٌ: بیگ، تھیلا۔

ترجمہ: میں لڑکا ہوں، یہ میری کتاب ہے، میں نے اپنی کتاب پڑھی، میں لڑکی ہوں، یہ میرا کمرہ ہے، میں اپنے کمرہ کے اندر گئی، تو بیوپاری ہے، وہ تیری دوکان ہے، تو اپنی دوکان کھولتا ہے، تو لڑکی ہے، وہ تیرا کمرہ ہے، تو اپنے کمرہ میں جھاڑو دیتی ہے، وہ مالی ہے، یہ اس کا باغیچہ ہے، وہ اپنے باغیچہ کو سیراب کرتا ہے، وہ استانی ہے، وہ اس کا بیگ ہے، وہ اپنا بیگ کھولتی ہے۔

ملاحظہ: اس سبق میں تینوں ضمیریں یکجا کر دی گئی ہیں، سبق کے طرز پر بکثرت جملے بنوا کر ان کی مشق اس طرح کرائی جائے کہ ضمیر فاعل، ضمیر مفعول اور ضمیر مضاف الیہ کا فرق ذہن نشین ہو جائے نیز سقی اور کنس کا استعمال براہ راست اپنے مفعول کی طرف نسبت سے ہوگا، اردو میں اگر کہا جائے باغ میں پانی دیا اور کمرہ میں جھاڑو دی تو 'میں' کا ترجمہ فی سے نہیں کیا جائیگا۔

تمرین ۱ و ۳ کے جملوں کا طالب علم سے اردو میں ترجمہ کرایا جائے۔

اردو سے عربی ترجمہ: وہ بڑا تاجر ہے، اس کی بازار میں بڑی دوکان ہے، وہ صبح کو اپنی دوکان کھولتا ہے، اس کا نوکر اس دوکان میں جھاڑو دیتا ہے اور فرش دھوتا ہے۔

انتیسواں سبق

جملہ فعلیہ : فعل مہموز

مفردات: اَلْخَبَّازُ: نان بائی • بَدَاَ: شروع کیا • سَاَلَ: پوچھا • خَبَزْتُ: میں نے (روٹی) پکائی • اَلدَّقِيْقُ: آٹا • ثَمَنٌ: قیمت • اَلْخُبْزُ: روٹی • رُبْعٌ: چوتھائی • رُوْبِيَّةٌ: روپیہ • لِنَفْسِهٖ: اپنے لئے

دَفَعَ: ادا کیا، دیا • مَشٰی: چلا • اَلْمَنْزِلُ: مکان • حُلْوٌ: کھا • اَكَلَ: کھایا۔

ترجمہ: حامد اور خالد نان بائی کی دوکان پر (گیا) گئے، خالد نے بات شروع کی، پس اس نے نان بائی سے پوچھا۔ کیا تیرے (آپ کے) پاس عمدہ روٹی ہے؟ نان بائی نے کہا۔ جی ہاں میرے پاس عمدہ روٹی ہے میں نے اسے ابھی پکایا ہے، خالد نے پوچھا، یہ روٹی کس چیز کی ہے؟ نان بائی نے کہا۔ یہ روٹی خالص آٹے کی ہے، وہ سستی ہے، ایک روٹی کی قیمت چار آنہ ہے، خالد نے ایک روٹی حامد کے لئے اور ایک روٹی اپنے لئے لی اور نان بائی کو قیمت دیدی، نان بائی نے قیمت شکریہ کے ساتھ لے لی، خالد حامد کے ساتھ مکان کی طرف چلا، اور مکان پر خالد نے حامد سے کہا۔ حامد یہ روٹی لو اور اسے کھاؤ، حامد نے روٹی لی اور خالد کا شکریہ ادا کیا اور اس نے (روٹی) کھائی، خوشی خوشی (اور وہ خوش ہے)۔

ملاحظہ: (۱) دَفَعَ اِلٰی کو ایک ساتھ ہی یاد کرایا جائے جس کو ادائیگی کی جائیگی اس پر اِلٰی داخل کرنا ضروری ہے (۲) ایک شے اگر دوسری شے میں سے نکالی جائے یا اس سے بنائی جائے تو اردو میں ایسی دو چیزوں کا تعلق 'کا' اور 'کی' سے اور عربی میں مِنْ سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسے جو کی روٹی، لکڑی کا گھر (خبز من الشعير، بيت من الخشب) (۳) اس سبق کے کل افعال کے صیغے جملوں میں یاد کرائے جائیں، (۴) نمونہ کے محادثہ کو سامنے رکھ کر مزید محادثہ کرایا جائے۔

تمرین ۲ میں لِنَفْسِہٖ (اپنے لئے) کو مختلف ضمائر مجرورہ کی طرف مضاف بنا کر خوب مشق کرائی جائے۔

اردو سے عربی ترجمہ: میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، لو یہ روپیہ اسے دیدو، فاطمہ روٹی پکاتی ہے، حامد آٹے کی روٹی کھاتا ہے، میں نے تاجر کو قیمت دیدی، ارشد نے مجھ سے پوچھا، میں نے ارشد سے پوچھا، تم اپنی بات شروع کرو، میں اپنی کہانی شروع کرتا ہوں، میں صبح کو دودھ پیتا ہوں، اور پھل کھاتا ہوں، تمھاری بہن باغیچہ میں چلتی ہے اور پھول سونگھتی ہے۔

تیسواں سبق

اس سبق میں ایک سے دس لاکھ تک گنتی ہے، پہلے ایک سے دس تک اعداد خوب یاد کرا دیے جائیں پھر گیارہ سے بیس تک، پھر اکیس سے تیس تک اسی طرح دس دس کا اضافہ سو تک کیا جائے

اس کے بعد حسب استعداد مزید گنتی یاد کرائی جائے، بہتر یہ ہے کہ پہلے سیدھی اور پھر الٹی گنتی گنائی جائے اور درمیان سے توڑ کر بھی مشق کرائی جائے پھر تختۂ سیاہ پر مختلف اعداد لکھ کر امتحاناً پڑھوائی جائیں۔

تیسواں سبق

اس سبق میں عدد مرتبہ (صفاتی) کی مشق کرانا مقصود ہے، یہ اعداد بطور صفت معدود تذکیر و تانیث میں مطابقت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں، مختلف اسمار کے ساتھ لگا کر مشق کرائی جائے، عدد رتبی (صفاتی) کا ترجمہ ہوگا۔ پہلا، پہلی، دوسرا، دوسری الخ

مفردات: وَاحِد: ایک ● أَحَدَ: اکائی ● عَشَرَ: دہائی ● مِئَةٌ: سو، سینکڑہ ● أَلف: ہزار ● مِئَةُ أَلْفٍ: ایک لاکھ ● أَلْفُ أَلْفٍ: دس لاکھ ● اَلسَّطر: لائن ● الرقم: نمبر۔

اردو سے عربی ترجمہ: ارشد نے پانچواں پھول توڑا، اُس نے تیسری روٹی پکائی، فاطمہ نے چوتھا صفحہ پڑھا، تو نے پہلا سبق چھوڑ دیا، سعدیہ تو نے تیسرا رسالہ پڑھا، شکاری نے چھٹی مچھلی پکڑی، تا۔۔۔ نے چوتھے آدمی سے کہا، خالد ساتویں سطر لکھ رہا ہے، وہ نویں کمرہ پر پہنچا، تو چوتھے درجہ میں پڑھتی ہے، موذّن دوسرے مینار پر ہے، مالی چھٹے درخت کے قریب آیا، میں نے اس کی طرف دسویں گیند پھینکی، وہ دوسری کہانی سن رہا ہے، تم تیسرا خط لکھ رہے ہو، وہ ساتواں سبق یاد کر رہی ہے، میرے پاس دسواں قلم ہے، تیرے پاس دسویں کاپی ہے، تو دوسرا سجدہ چھوڑتا ہے، تم چودھواں سبق یاد کرو۔ الخ

بتیسواں سبق

مخلوط جملے برائے مشق اوقات گھڑی

مفردات: الساعة: گھڑی، وقت (بجے) ● بَرْنَامَجٌ: پروگرام ● اَلْغَدَاء: دوپہر کا کھانا ● اَلنُّزْهَةُ: سیر و تفریح ● اَلْعَشَاءُ: رات کا کھانا ● تَعْمَلُ: تو کرتا ہے (کام کرتا ہے) ● اهبُّ: (اٹھتا ہوں) بیدار ہوتا ہوں ● مُبَكِّرًا: سویرے۔

ترجمہ: حامد اپنے دوست کے پاس گیا اور اس سے پوچھا۔ حامد: ساجد تو گھر کب واپس آیا؟ ساجد: میں یہاں ایک بجے واپس آیا۔ حامد: تو اب کیا کرے گا؟ تیرا پروگرام کیا ہے؟ ساجد: میں اب (دوپہر کا) کھانا کھاؤں گا اور دو بجے ظہر کی نماز کے لئے مسجد جاؤں گا اور تین بجے سے چار بجے تک عربی (کا) سبق پڑھوں گا اور پانچ بجے عصر کی نماز کے لئے جاؤں گا اور چھ بجے تفریح کے لئے نکلوں گا اور سات بجے سے پہلے گھر واپس آؤں گا۔ حامد: تو آٹھ بجے کیا کرے گا؟ ساجد: میں رات کا کھانا کھاؤں گا اور عشاء کی نماز کو جاؤں گا اور نو بجے سے دس بجے تک سبق پڑھوں گا اور اسے یاد کروں گا۔ حامد: اور تو گیارہ اور بارہ بجے کیا کرتا ہے؟ ساجد: میں دس بجے کے بعد سو جاتا ہوں اور کوئی کام نہیں کرتا، سویرے سے اٹھ جاتا ہوں۔

ملاحظہ: زبانی اور تحریری زیادہ سے زیادہ جملوں میں گھڑی کے اوقات کی مشق کرائی جائے۔ تمرین ۱ میں قوسین والے اعداد کو طریقۂ معلومہ پر پڑھوایا جائے یعنی في الساعة (۳) کو۔۔۔ الثالثة پڑھنے کی مشق کرائی جائے، تمرین ۲ میں قوسین والے اعداد کو عربی میں ادا کرایا جائے جیسے رَقْمُ (۱۱) کو رَقْمُ أَحَدَ عَشَرَ

تینتیسواں سبق

ظرف زماں: ہفتہ کے ایام

مفردات: هِلَال: چاند ● يَوْمُ السَّبْتِ: ہفتہ کا دن (شنبہ) يَوْمُ الْأَحَدِ: اتوار (یکشنبہ) ● يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ: پیر (دوشنبہ) ● يَوْمُ الثُّلَاثَاءِ: منگل (سہ شنبہ) ● يَوْمُ الْأَرْبِعَاءِ: بدھ (چہار شنبہ) ● يَوْمُ الْخَمِيسِ: جمعرات (پنجشنبہ) ● الْجُمُعَة ● صَائِم: روزہ دار ● أَصُوْمُ: میں روزہ رکھتا ہوں، رکھوں گا ● شَهْرٌ: مہینہ ● خَيْرٌ: بہتر ● يَقْبَلُ: قبول کرتا ہے ● مَرِضَ: بیمار ہو گیا ● حَزِنَ: رنجیدہ ہوا ● حَرَجٌ: تنگی۔

ترجمہ: میں نے ہفتہ کے دن رمضان کا چاند دیکھا، مجھے چاند دیکھنے سے خوشی ہوئی (میں چاند دیکھ کر خوش ہوئی) میں نے اتوار کو روزہ رکھا، اور میں نہیں تھکا (مجھے تھکان نہیں ہوا)، پیر کے دن مجھ سے میرے والد نے کہا، ماجد! کیا آج تو روزہ دار ہے (تیرا روزہ ہے، تو روزہ سے ہے)، میں نے کہا: جی ابا جان!

اور میں انشاء اللہ ہر دن روزہ رکھوں گا، میرے والد مجھ سے خوش ہوئے اور انھوں نے میرے لئے بہتری کی دعا کی اور کہا۔ یہ مہینہ بابرکت مہینہ ہے، بھلائی اور برکت کا مہینہ ہے، صدقہ اور عبادت کا مہینہ ہے اس میں مبارک رات ہے، وہ شب قدر ہے، وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس میں اللہ کی کتاب اتری ہے، اس رات میں اللہ توبہ قبول کرتا ہے اور وہ بڑا مہربان اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ ماجد منگل کے دن بیمار پڑ گیا (اس لئے) اس نے بدھ کے دن اور جمعرات کے دن روزہ نہیں رکھا، وہ رنجیدہ ہوا (اسے رنج ہوا) اور وہ رویا اور اس نے کہا، میں جمعہ کے دن ہر حال میں روزہ رکھوں گا، اس سے والد نے کہا۔ تو اس ہفتہ روزہ نہ رکھ اور مغموم نہ ہو، تو بیمار ہے اور بیمار کے لئے کوئی تنگی نہیں ہے، اس کے لئے روزہ چھوڑنا جائز ہے اور اس کی قضاء دوسرے وقت ہے۔

ملاحظہ: نئے افعال کے ماضی اور مضارع سے حسب سابق پانچ صیغوں کی گردان کرائی جائے اور ایام الاسبوع کو مختلف قسم کے جملوں میں استعمال کرایا جائے جس کا نمونہ ص۲۵ کی تمرینوں میں دیا گیا ہے۔

اردو سے عربی ترجمہ: تمہارے لئے سبق چھوڑنا جائز نہیں، تم آج روزہ نہ رکھو، آج عید کا دن ہے، تم کیوں رنج کرتے ہو؟ فاطمہ بیمار ہے، وہ کمزور ہے، اس کے لئے روزہ چھوڑنا جائز ہے، میرے والد شب قدر میں نہیں سوتے، رمضان سے پہلے شعبان کا مہینہ ہے، اس میں شب برات ہے، قرآن پاک اللہ کی کتاب ہے، وہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے، تم خدا کو صبح و شام یاد کرو، تمہارے کمرہ کا نمبر ۱۳ ہے اور میرے گھر کا نمبر ایک ہزار دو ہے، وہ پیر کے دن سیر کو جائیگا، اس تاجر نے اتوار کو دوکان نہیں کھولی، وہ تین بجے سو کر اٹھتا ہے، بچہ چھ بجے سویا اور بارہ بجے اٹھ گیا۔

چونتیسواں سبق

جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کی مخلوط مشق

مفردات: طَلَعَتْ: نکلی، ظاہر ہوئی ● اَلشَّمْسُ: سورج ● طَالِعَةٌ: نکلی ہوئی، روشن ● اَلْحَرُّ: گرمی ● اَلْعَرَقُ: پسینہ ● يَسِيْلُ: بہتا ہے ● اَللَّيْمُوْنُ: لیموں ● اَلسُّكَّرُ: شکر ● ذَابَ: گھل گیا، پگھل گیا ● عَصَرَتْ: (اس عورت نے) نچوڑا، رس نکالا ● قِطْعَةٌ: ٹکڑا ● اَلْحُلْوُ: میٹھا ● تَشْعُرُ: تو محسوس کرتا

ہے (تجھے لگتا ہے، لگتی ہے) ● شَرَابٌ: شربت ● لَذِيْذٌ: مزیدار ● جَزَاءٌ: بدلہ۔

ترجمہ: صبح کو سورج نکلا، ہر شخص اپنے کام پر گیا اور کام اس کے لئے پسندیدہ (پیارا) ہے، حامد مدرسہ گیا، اور مدرسہ اسے پیارا ہے، مدرسے اسے محبت ہے، حامد مدرسہ سے واپس ہوا، (حال یہ ہے کہ) سورج نکلا ہوا ہے اور گرمی سخت ہے، وہ گرمی کی وجہ سے تھکا ہوا ہے، پسینہ اس کے بدن سے بہہ رہا ہے، وہ پنکھے کے نیچے بیٹھ گیا، حامد کی بہن نے لیموں، شکر اور پانی لیا، پانی گلاس میں ڈالا اور پانی میں شکر ڈالی، پس شکر اس میں گھل گئی، پھر اس نے ایک لیموں لیا اور اسے چاقو سے کاٹا، اور ہر ٹکڑے کو میٹھے پانی میں نچوڑ دیا، اور حامد سے کہا: بھائی (حضا) آئیے، آپ تھکے ہوئے ہیں، آپ کو گرمی لگ رہی ہے، یہ لیموں کا شربت ہے، یہ ٹھنڈا اور ذائقہ دار ہے، بھائی (حضا) لیجئے پی لیجئے، حامد اس بات (فعل) سے خوش ہوا اور اس نے کہا، بہن تمہارا شکریہ، تم ہوشیار بہن ہو، اللہ کی طرف سے تمہارے لئے اچھا بدلہ ہے (خدا تم کو نیک بدلہ دے)، اس نے اپنی بہن کے ہاتھ سے گلاس لیا اور پی لیا، وہ خوش ہے اور وہ (بہن) بھی خوش ہے۔

ملاحظہ: حسب سابق محادثہ اور اردو سے عربی میں ترجمہ کی مشق کرائی جائے، تفضّل کے حسب موقع مختلف معنی کئے جائیں گے، اس لئے خاص طور پر موقع استعمال ملحوظ رکھا جائے۔

پینتیسواں سبق

گذشتہ قواعد کا اعادہ

مفردات: اَلْخُضَرِيُّ: سبزی فروش ● بَطَاطِسُ: آلو ● جَزَرٌ: گاجر ● طَمَاطِمُ: ٹماٹر ● بَاذِنْجَانُ: بینگن ● بَامِيَةٌ: بھنڈی ● لِفْتٌ: شلغم ● نَعْنَاعٌ: پودینہ ● دُبَّاءٌ: کدو ● مِيْزَانٌ: ترازو ● صَبَاحَ الْخَيْرِ: صبح بخیر ● طَازَجَةٌ: تازہ ● هَاتِ: لا، دے ● نِصْفُ: آدھا ● رَدِيْءٌ: خراب ● وَزْنُ: تولا۔

ترجمہ: ساجد سبزی فروش کی دوکان کے سامنے ہے، سبزیوں کی دوکان بڑی ہے، سبزی والا اس میں بیٹھا ہوا ہے، سبزی کی دوکان میں آلو، گاجر، ٹماٹر، بینگن، بھنڈی، شلغم، پودینہ اور کدو ہے، سبزی والے کے سامنے ترازو ہے اور اس کے پیچھے ٹوکریاں ہیں، ہر ٹوکری میں سبزی ہے، ساجد سبزی والے کے پاس گیا اور اس سے کہا، صبح بخیر، سبزی والا (بولا) صبح بخیر، خوش آمدید (آئیے آئیے)،

میرے پاس تازہ اور سستی ترکاریاں ہیں، ساجد: ایک کلو آلو اور آدھا کلو ٹماٹر اور گاجر دو، تازہ سبزیاں دینا، سبزی والا: سب ہی سبزیاں تازہ ہیں اور عمدہ ہیں، ساجد: یہ گاجر خراب ہے، دوسری ٹوکری میں سے لاؤ، سبزی والا: بہتر، سبزی فروش نے آلو، ٹماٹر اور گاجر کو ترازو میں تولا، حامد نے سبزیاں لیں اور کنڈی میں رکھا اور کنڈی کو سائیکل پر رکھا، سبزی والے کو دام دیے، سبزی والے نے دام لیے اور شکریہ ادا کیا، حامد سائیکل پر بیٹھا اور گھر پہنچا، ساجد کی اماں تازہ سبزیوں سے خوش ہوئیں اور پکایا، پھر گھر والوں نے کھالیا۔ (اسرۃ: گھر والے، خاندان، فیملی)

ملاحظہ: اردو میں اسی طرز کے مکالمے بنا کر عربی میں ترجمہ کرنے کی مشق کرائی جائے۔

چھتیسواں سبق

سابقہ قواعد کا اعادہ

مفردات: القطار: ریل • مُسَافِرٌ: سفر کر رہا ہے، جا رہا ہے • اَلْعَرَبَةُ: گاڑی • اَلْمَحَطَّةُ: اسٹیشن • بَعِيْدَةٌ: دور • التَّذْكِرَةُ: ٹکٹ • الرَّصِيْفُ: پلیٹ فارم • بُرْهَةٌ: وقت، دیر • حَمَلَ: اٹھایا، لیا • الْمَتَاعَ: سامان • مَقْعَدٌ: سیٹ • بِجَنْبِ: برابر • سَارَ: چلا • الزَّرْعُ: کھیتی • سَفَّارَةٌ: سیٹی • اَهْلًا بِكَ: آپ سے مل کر خوشی ہوئی • حَالَ: مزاج • السَّلَامَةُ: خیریت • عَمٌّ: چچا • اللقاء: ملاقات۔

ترجمہ: حامد اپنے گاؤں جا رہا ہے، وہ گاڑی پر سوار ہوا، اور اسٹیشن پہنچا، اسٹیشن دور ہے، اس نے گاؤں کا ٹکٹ لیا اور پلیٹ فارم پر بیٹھ گیا، کچھ دیر بعد ریل گاڑی آگئی اور پلیٹ فارم پر کھڑی ہوگئی، یہ ریل گاڑی حامد کے گاؤں کی طرف جانے والی ہے (حامد کے گاؤں جا رہی ہے)، حامد نے سامان اٹھایا اور ٹرین میں سوار ہوگیا اور کھڑکی کے برابر ایک سیٹ پر بیٹھ گیا، ریل چل پڑی، حامد نے کھڑکی سے ہری بھری کھیتی دیکھی اور وہ اس کے حسین منظر سے خوش ہوا، چار بجے حامد نے ریل کی سیٹی سنی، اس کے بعد ریل گاڑی گاؤں کے اسٹیشن پر رک گئی، حامد ٹرین سے اترا، وہ خوش ہو رہا ہے (خوشی خوشی)، حامد کے چچا پلیٹ فارم پر موجود ہیں، حامد نے ان کو دیکھا اور خوش ہو کر کہا، چچا جان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، (چچا): وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ حامد میاں تم خوب آئے (آؤ آؤ)، حامد: چچا جان آپ کی ملاقات سے خوش ہوں

چچا! آپ کا مزاج کیسا ہے؟ چچا: میں خیریت سے ہوں چچا جان اور چچا: حامد تمھارا کیا حال ہے؟ حامد: میں خیریت سے ہوں، حامد اپنے چچا کے ساتھ موٹر پر سوار ہوا اور گاؤں میں گھر پر پہنچا، حامد میاں میں بھی خیریت سے ہوں، حامد گھر والوں سے مل کر خوش ہوا، گھر والے حامد کی ملاقات سے (حامد سے مل کر) خوش ہوتے،

ملاحظہ: جملوں کے محض ترجمہ پر نظر نہ رکھی جائے، ان کا موقع استعمال ذہن نشین کرانا زیادہ ضروری ہے، مثلاً اھلاً وسھلاً اور اھلا بك پر توجہ دی جائے کہ وہ گفتگو میں کس کس موقع پر بولے جاتے ہیں۔

(۲) سبق کے مناسب اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ کرایا جائے۔

سینتیسواں سبق

مشق اسم منسوب

مفردات: قَصْرٌ: محل • الْاَمِيْرُ: حاکم • نَافُوْرَةٌ: فوارہ • رَئِيْسِيٌّ: صدر، بڑا • جَانِبِيٌّ: بازو والا، برابر والا • سُوْرٌ: چہار دیواری، احاطہ • حَدِيْدِيٌّ: لوہے کا • كَهْرَبِيٌّ: بجلی کا، بجلی والا • مُغْلَقٌ: بند • صُنْدُوْقٌ: بکس • خَشَبِيٌّ: لکڑی کا • الْبَرِيْدُ: ڈاک • مِظَلَّةٌ: سائبان • فِضِّيٌّ: چاندی کا۔

ترجمہ: (خوبصورت محل) حامد: دیکھو خالد یہ حاکم کا محل ہے، خوبصورت محل ہے، خالد: شاندار اور بڑا محل ہے، ابا جان اس کے اندر ہے کیا؟ حامد: اس محل میں کشادہ باغ ہے اور نیا فوارہ ہے، اس کا ایک صدر دروازہ ہے، ایک بازو والا دروازہ ہے اور لوہے کی چہار دیواری ہے، حامد: اور دروازہ کے سامنے لوہے کا کھمبا ہے اور اس پر بجلی کا بلب ہے، حامد: دیکھو خالد! صدر دروازہ کھلا ہوا ہے اور دوسرا بند ہے، خالد! دروازہ کے سامنے لکڑی کا بکس ہے، ابا جان وہ کس کام کے لئے ہے؟ حامد: خالد! یہ لکڑی کا بکس ڈاک کے لئے ہے، خالد! ابا جان! کیا آپ اس محل کے اندر گئے ہیں؟ حامد: ہاں خالد! میں اس محل کے اندر گیا ہوں، یہ بہت ہی شاندار ہے، خالد: کیا آپ نے اس محل میں کوئی اور چیز دیکھی ہے؟ حامد: ہاں میں نے اس میں اور چیز بھی دیکھی ہے، اس میں ایک لکڑی کا سائبان ہے اس کے سامنے ایک چھوٹی نہر ہے، اس کے پانی کا رنگ چاندی جیسا ہے۔

ملاحظہ: اسم منسوب وہ اسم ہے جس کے آخر میں یاء نسبت لگا دی گئی، اس یاء کے لگا دینے سے

اس اسم میں معنیٔ وصفی پیدا ہوجاتے ہیں جیسے بَلَدٌ سے بَلَدِیٌّ ایسے اسماء کی بطور صفت مشق کرائی جائے۔ (۲) سبق پر قیاس کرتے ہوئے اس کے مناسب اردو عبارت بناکر عربی میں ترجمہ کرایا جائے۔

اڑتیسواں سبق

مشق عمومی

مفردات: طِفْلَۃٌ: بچی ۰ عُصْفُوْرٌ: چڑیا ۰ غِنَاءٌ: گانا ۰ حُلْوٌ: پیارا ۰ جَنَاحٌ: بازو ۰ رَقِیْقٌ: باریک پتلا ۰ اَطِیْرُ: اڑتا ہوں ۰ الفَضَاءُ: کھلی ہوا، فضا ۰ طَائِرٌ: پرندہ ۰ حُرٌّ: آزاد ۰ الحُرِّیَّۃُ: آزادی ۰ قَفَصٌ: پنجرہ ۰ ذَھَبٌ: سونا ۰ عَذْبٌ: شیریں، میٹھا ۰ طَعَامٌ: کھانا ۰ لَطِیْفٌ: پیارا، اچھا ۰ عِشْ: رہ، زندگی بسر کر ۰ العُشُّ: گھونسلا ۰ مَحْبَسٌ: قید ۰ عَفْوًا: معافی دو، معاف کیجیے ۰ مَعْذِرَۃٌ: معذور سمجھیے ۰ اَبْنِیْ: میں بناتا ہوں ۰ اِلٰی: پاس۔

ترجمہ: (بچی اور چڑیا) باغ میں ایک درخت ہے، اس پر ایک چڑیا ہے، بچی درخت کے پاس آئی اس نے چڑیا کو دیکھا، اور چڑیا نے بچی کی طرف دیکھا اور کہا: میری عمدہ آواز ہے اور پیارا گانا ہے، میرا پتلا بازو ہے، میں بازو سے ہوا میں اڑتی ہوں، میں آزاد پرندہ ہوں، آزادی مجھے پیاری ہے، بچی (بولی) میرے پاس حسین پنجرہ ہے، سونے کا پنجرہ ہے، مزیدار کھانا اور میٹھا پانی ہے، آ چڑیا آ، پنجرہ کے اندر آجا، پنجرہ تیرے لئے اچھا گھر ہے، آ، اور اس اچھے گھر میں رہ، چڑیا (بولی): نہیں میری پیاری، گھونسلا میرے لئے اچھا گھر ہے، میں گھونسلے میں داخل ہوتی ہوں، اور اس سے نکلتی ہوں آزادی کے ساتھ اور پنجرہ میرے لئے قید خانہ ہے، پس میری پیاری معاف کرو اور عذر قبول کرو، میں اپنا گھونسلا بناتی ہوں اور خوش رہتی ہوں۔

ملاحظہ: (۱) تمرین ۱ میں مرکب توصیفی کی مشق مقصود ہے، تمرین ۲ میں خالی جگہوں پر مناسب لفظ رکھ کر مرکب توصیفی بنوائی جائے، تمرین ۳ میں اسم منسوب اور جار مجرور کو بطور صفت استعمال کرنے کی مشق کرائی گئی ہے۔ (۲) اس سبق کی مشق بذریعہ سوال وجواب کرائی جائے اور مناسب اردو جملوں کی عربی بنوائی جائے۔

انتالیسواں سبق

مشق عمومی مرکبات تامہ وناقصہ

مفردات: رَبٌّ: پروردگار ۰ خَالِقٌ: پیدا کرنے والا ۰ اَلْحَمْدُ: تعریف ۰ شَرِیْکٌ: ساجھی ۰ عَلِیْمٌ: باخبر، خوب جاننے والا ۰ سَمِیْعٌ: اچھی طرح سننے والا ۰ بَصِیْرٌ: بینا، اچھی طرح دیکھنے والا ۰ قَدِیْرٌ: کامل قدرت رکھنے والا ۰ خَلَقَ: پیدا کیا ۰ السَّمَاءُ: آسمان ۰ السَّمْعُ: کان (سننے کی طاقت) ۰ البَصَرُ: بینائی نگاہ ۰ الفُؤَادُ: دل ۰ رَازِقٌ: روزی دینے والا ۰ یَرْزُقُ: روزی دیتا ہے ۰ عَبْدٌ: بندہ ۰ ھَدٰی: راستہ دکھایا ۰ صِرَاطٌ: راستہ ۰ مُسْتَقِیْمٌ: سیدھا ۰ غَفُوْرٌ: گناہ بخشنے والا، معاف کرنے والا، مُؤْمِنٌ: ایمان رکھنے والا، ماننے والا ۰ غَیْرٌ: سوی۔

ترجمہ: اللہ میرا پروردگار ہے اور ہر چیز کو پالنے والا ہے، وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، اسی کے لئے حکومت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے، اللہ ایک ہے، اس کا کوئی ساجھی نہیں، وہ ہر چیز سے خوب واقف ہے، اور خوب سنتا ہے، دیکھتا ہے اور ہر چیز پر پوری قدرت (دست رس) رکھتا ہے، اللہ نے زمین وآسمان کو پیدا کیا، کان، آنکھ اور دل کو پیدا کیا اور ہر چیز کو پیدا کیا، خدا روزی دینے والا ہے، وہ انسان اور جانور کو روزی دیتا ہے، اور ہر چیز کو روزی (خوراک) دیتا ہے، وہ میرا پروردگار ہے، اور میں اس کا بندہ ہوں، مجھ کو میرے رب نے سیدھا راستہ دکھایا، اس کے لئے تعریف وشکر ہے، وہ بخشنے والا پروردگار ہے اور مہربان رب ہے، میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں، اس کی عبادت کرتا ہوں اور خدا کے سوا (کسی) کی عبادت نہیں کرتا۔

ملاحظہ: سابقہ اسباق کے طرز پر اس سبق کی بھی مشق کرائی جائے۔

چالیسواں سبق

مشق عمومی

مفردات: سَیِّدٌ: سردار ۰ الْاِنْسُ: انسان ۰ صَادِقٌ: سچا ۰ رَسُوْلٌ: پیغامبر ۰ حُبٌّ: محبت

طَاعَةٌ: فرمانبرداری • مُقَدَّسٌ: قابلِ تعظیم • نِظَامٌ: طریقہ • أَفْهَمُ: میں سمجھتا ہوں • أَعْمَلُ: عمل کرتا ہوں • تِلَاوَةٌ: پڑھنا • فَهْمٌ: سمجھنا • لَازِمٌ: ضروری • بِفَضْلٍ: مہربانی سے • لَا يَكْذِبُ: جھوٹ نہیں بولتا ہے • لَا يَغْدِرُ: بے وفائی نہیں کرتا، دھوکہ نہیں دیتا • لَا يَبْخَلُ: بخل نہیں کرتا۔

ترجمہ: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے پیغمبر ہیں، ان پر اللہ کی رحمت ہے، وہ کائنات کے سردار ہیں، انسان اور جنات کے سردار ہیں، وہ سچے رسول ہیں اور کامل انسان ہیں، میں اللہ کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں (یعنی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر) اُن (آپ) کے لئے میری محبت ہے، اُن (آپ) کے لئے میری اطاعت ہے، اُن (آپ) پر اللہ کی کتاب (قرآن پاک) نازل ہوئی ہے، قرآن باعظمت (مقدس) کتاب ہے، وہ خدا کا کلام ہے، سچا اور محفوظ رہنے والا کلام ہے، وہ اسلام کا قانون ہے اور زندگی کا ضابط (نظام) ہے، میں قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہوں، میں اسے پڑھتا ہوں اور اسے سمجھتا ہوں، اور اس پر عمل کرتا ہوں، قرآن پڑھنا ہر مؤمن کو محبوب ہے، اس کو سمجھنا ضروری ہے اور اس پر عمل کرنا لازم ہے، میں خدا کے فضل سے مسلمان ہوں، مسلمان انسان کامل ہے، مسلمان نہ جھوٹ بولتا ہے، نہ غداری کرتا ہے، نہ بخل کرتا ہے۔

ملاحظہ: تلا یتلو سے پانچ صیغوں کی مشق دعا یدعو کے طرز پر کرائی جائے۔

اکتالیسواں سبق

افعال گذشتہ کے مصادر کی مشق

مفردات: يَعْلَمُ: جانتا ہے • الْقِرَاءَةُ: پڑھنا • الْكِتَابَةُ: لکھنا • يَعْرِفُ: جانتا ہے • السِّبَاحَةُ: تیرنا، تیراکی • الْجَرْيُ: دوڑنا • الذَّهَابُ: جانا • سَهْلٌ: آسان • الْغِيَابُ: غیرحاضری • سَيِّئَةٌ: بری • الْحُضُورُ: حاضری • بَدْءٌ: شروع کرنا، آغاز • الضِّحْكُ: ہنسنا، ہنسی • قَبِيحٌ: برا • حِفْظٌ: یاد کرنا۔

ترجمہ: ماجد پڑھنا اور لکھنا جانتا ہے، تیرنا اور دوڑنا جانتا ہے، وہ پڑھنے اور لکھنے کے لئے مدرسہ جاتا ہے، تیرنے کے لئے نہر پر جاتا ہے اور دوڑنے کے لئے میدان میں جاتا ہے، مدرسہ جانا آسان ہے، میدان میں نکلنا (جانا) آسان ہے، ماجد سبق سے غائب نہیں ہوتا، سبق سے غیرحاضر ہونا بری عادت ہے،

وہ روزہ اور عبادت کو نہیں چھوڑتا ہے، روزہ اور عبادت کا چھوڑنا جائز نہیں ہے، وہ وقت پر آتا ہے، وقت مقررہ پر حاضر ہونا طالب علم کے لئے ضروری ہے۔ ماجد سبق کو بسم اللہ سے شروع کرتا ہے، سبق بسم اللہ سے شروع کرنا بابرکت ہے، وہ استاد کے سامنے نہیں ہنستا، استاد کے سامنے ہنسنا برا ہے، وہ سبق کو یاد کرتا ہے اور اس کو سمجھتا ہے، سبق کو یاد کرنا اور اس کو سمجھنا ضروری ہے۔

ملاحظہ: مذکورہ افعال کے مصادر کو مبتدا اور خبر، فاعل اور مفعول کی جگہ رکھ کر بکثرت جملے بنوائے جائیں جیسا کہ اس سبق میں نمونہ کی مشق کرائی گئی ہے۔

بیالیسواں سبق

استعمال مصادر

مفردات: يَجِبُ: ضروری ہے (چاہیے) • الْوُقُوفُ: کھڑا ہونا، ٹھیرنا • وَظِيفَةٌ: ڈیوٹی، ملازمت (خدمت مفوضہ) • حِفْظٌ: حفاظت کرنا • النَّوْمُ: سونا • صَعْبٌ: دشوار، مشکل • الْبَرْدُ: سردی • الشُّعُورُ: محسوس کرنا • مُؤْلِمٌ: تکلیف دہ • جَاهِزٌ: تیار • غَسْلٌ: دھونا • السَّاخِنُ: گرم • الشُّرْبُ: پینا • جَائِعٌ: بھوکا (بھوک لگ رہی ہے) • أَكْلٌ: کھانا • طَبْخٌ: پکانا • الْخِوَانُ: دسترخوان۔

ترجمہ: فاطمہ نے ملازم سے کہا، تجھے دروازہ پر کھڑا ہونا چاہیئے، گھر کی حفاظت تیری ڈیوٹی ہے، تیرے لئے یہاں سونا جائز نہیں، ملازم نے کہا، دروازہ پر کھڑا ہونا دشوار ہے، سردی سخت ہے اور سردی محسوس کرنا (لگنا) تکلیف دہ ہے، نوکرانی آئی اور کہا، کھانا تیار ہے اور پانی حاضر ہے، فاطمہ نے نوکرانی سے کہا: سردی سخت ہے، ٹھنڈے پانی سے ہاتھ دھونا تکلیف دہ ہے، دھونے کے لئے گرم پانی ضروری ہے، نوکرانی نے کہا: ٹھنڈا پانی پینے کے لئے ہے، دھونے کے لئے نہیں، فاطمہ نے کہا، یہ ٹھیک ہے، لڑکا آیا اور اس نے کہا، امّی مجھے بھوک لگ رہی ہے، کھانا کھانا ضروری ہے اور سردی سخت ہے، چاے بنانا ضروری ہے، اماں نے کہا: کھانا تیار ہے، وہ دسترخوان پر موجود ہے، آؤ اور کھالو، پھر چائے پی لینا۔

ملاحظہ: شَعَرَ میں بار کا مدخول علیہ بدل کر مختلف جملے بنوائے جائیں جیسے بھوک لگنا، پیاس لگنا

تینتالیسواں سبق

مشقِ مصادر

مفردات: اَلْبَلَدَۃُ: شہر، قصبہ • طُلُوْعٌ: نکلنا، ظاہر ہونا • غُرُوْبٌ: چھپنا • ذَهَابٌ: جانا • رُجُوْعٌ: لوٹنا • رُکُوْبٌ: سوار ہونا • اَلنُّزُوْلُ: اترنا • اَلْوُصُوْلُ: پہنچنا • فَتْحٌ: کھولنا۔

ترجمہ: ماجد: تم شہر کب جاتے ہو؟ اور اُس سے (وہاں سے) کب لوٹتے ہو؟ خالد: سورج نکلنے کے وقت میں جاتا ہوں اور سورج چھپنے کے وقت میں لوٹتا ہوں، میرا جانا مشکل ہے اور میرا لوٹنا آسان ہے۔ ماجد: تم وہاں کیسے جاتے ہو؟ سائیکل سے یا موٹر سے؟ خالد: جاتے وقت گاڑی میں بیٹھتا ہوں اور لوٹتے وقت موٹر پر بیٹھتا ہوں، گاڑی میں بیٹھنا آسان ہے اور گاڑی سے اترنا آسان ہے۔ ماجد: کیا صبح کو شہر پہنچنا ضروری ہے؟ خالد: وہاں میری شہر میں دوکان ہے، صبح کو دوکان کھولنا اور اس میں بیٹھنا اور ترکاریاں بیچنا ضروری ہے، اس لئے پہنچنا لازم ہے۔

ملاحظہ: سابقہ اسباق کی طرح مشق کرائی جائے۔

نوٹ: ختم کتاب پر تمام الفاظ کے معنی عربی سے اردو اور اردو سے عربی میں دریافت کئے جائیں، اسی طرح تمام افعال سے ماضی، مضارع اور امر و نہی کی گردان (مع ترجمہ) کرائی جائے اور ساتھ ہی مصادر بھی یاد کرا دیے جائیں تو بہتر ہوگا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمَّ دَلِیْلُ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ مِنَ الْقِرَاءَۃِ الْوَاضِحَۃِ بِعَوْنِہٖ وَتَوْفِیْقِہٖ

وحید الزماں کیرانوی

۲۰ر شوال ۱۳۸۹ھ

مفتاح الحدیث
رواۃ صحابہ
داستان ناتمام
رسائل خمسہ جلیلیہ
تاریخ طبری
کا
ایک تحقیقی جائزہ
اسیرادروی
دارالمؤلفین دیوبند
اسلام کا
نظام طلاق
تحریک آزادی
اور
مسلمان